ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

غلام احمد قادیانی

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلّم آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۳ | مورخہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۲۶ء | یوم جمعہ | مطابق ۲۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ھ | جلد

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طبیعت ابھی بیمار ہے ۔ گو پیٹ درد اور حرارت میں پہلے کی نسبت کمی ہے ۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

سماٹرا میں سخت زلزلہ آنے کی خبر پڑھ کر وہاں کے مبلغ مولوی رحمت علی صاحب کی خیریت بذریعہ تار پوچھی گئی ۔ ۶ جولائی ان کی طرف سے جواب آیا ہے ۔ کہ بخیریت ہیں ۔ الحمد للہ

۲ ۔ ۳ ۔ ۴ ۔ جولائی کو قادیان میں دیانند مت کھنڈن سبھا کا جلسہ ہوا ۔ جس میں آریوں کے بعض مسائل پر احمدی مقررین نے تقریریں کیں ۔

۴ جولائی ۔ میجر والد کمانڈنگ آفیسر ۱۵ پنجاب رجمنٹ بھرتی ٹریٹوریل کے لئے قادیان تشریف لائے ۔ ۵۰ ریکروٹ ان کے پیش کئے گئے ۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب آج ۷ جولائی کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بہ تقریب برات مرزا عبد الحمید صاحب کلرک یو پی آبدہ و سلویہ (پٹیالہ) تشریف ۔ ۔ ۔

مولوی زینی دحلان صاحب کے ساتھ چار پانچ سماٹری طالب علم نئے آئے ہیں ۔ جو مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کریں گے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت نے کا یا پلٹ دی

ایک معزز غیر احمدی صاحب کا مکتوب

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل

السلام علیکم ۔ امید ہے ۔ چند سطور مندرجہ ذیل اپنے اخبار میں درج کر کے مشکور فرمائیں گے ۔ مدعا تحریر صرف اس قدر ہے ۔ کہ درخت واقعی اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے ۔ میرے ایک دوست جن کی تعلیم انٹرنس تک تھی ۔ شروع سے آوارہ مزاج اور اوباش واقع ہوئے تھے ۔ بدقسمتی سے صحبت نااہل اور ناہمواروں میں بیٹھ کر سخت تباہ ہوئے ۔ منقولہ و غیر منقولہ جس قدر جائداد تھی ۔ سب پر ہاتھ صاف کیا ۔ پھر بھی مزاج میں صلاحیت نہ آئی ۔ وہی پرانے اطوار اور چلن تھے ۔ ان کے علاوہ ان کے پانچ بھائی حقیقی اور بھی ہیں ابھی خدا کے فضل و کرم سے ان کی والدہ ماجدہ بھی زندہ ہیں ۔ مجھے صحیح علم نہیں ۔ کہ کس طرح اور کیوں ابتدا میں ان کی

توجہ حضور مرزا صاحب علیہ السلام کی کتب کی طرف مبذول ہوئی۔ لیکن یہ درست ہے۔ کہ انہوں نے بہت جلدی خلیفہ ثانی کی بذریعہ چٹھی بیعت کر لی۔ اس دن سے اس شخص کی حالت میں جو نمایاں تبدیلی میں دیکھتا ہوں۔ اس کی وجہ سے مجبوراً ماننا پڑتا ہے۔ کہ درخت جس کی پیوند نے ایسے انجیل کو پھلدار بنا دیا۔ واقعی اس کا ثمر شیریں اور لذیذ ہے۔ اب میرے دوست علاوہ تبلیغ کے نہایت درد اور رقت سے نماز اور نوافل دن رات پڑھا کرتے ہیں۔ اور نہ صرف یہ رنگ ہے۔ بلکہ ان کی بیوی ان سے بھی چار قدم آگے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے میں ہے۔ ان کی والدہ ضعیفہ کہتی ہیں۔ مجھے بڑھاپے میں اگر کسی نے سکھ دیا ہے۔ تو حضرت مرزا صاحب کی وجہ سے ہوا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کو ماننے سے پہلے نہ میری کوئی اولاد تھی۔ اور نہ میں کسی کی ماں تھی۔ فی الواقع میں ذاتی علم کی بنا پر کہتا ہوں۔ مائی صاحبہ کو بڑی تکلیف تھی۔ ان کی اولاد سے کوئی بھی خدمت گذار سعید روح نہ تھی۔ اب میرے دوست اور ان کی اہلیہ بوڑھی والدہ کی اس قدر خدمت کرتے ہیں۔ کہ بیچاری بڑھیا لاکھ لاکھ دعا اور درود اس طریقے پر ہادی ہدایت کے لئے کرتی رہتی ہے۔ گو میں خود بیعت میں نہیں ہوں۔ اور نہ ہی ارادہ سر دست ہے لیکن حضرت مرزا صاحب اور حضرت خلیفہ ثانی کے کمالات

اخبار احمدیہ

بنگال بہار اور اڑیسہ میں پہلی احمدی مسجد

احمدیہ جماعت سونگھڑہ۔ کٹک نے ۱۸ جون کو اپنی نئی مسجد کا افتتاح کیا۔ یہ مسجد اسی سرزمین میں بنی ہے۔ جہاں کے ہائی کورٹ نے احمدیوں کو مسجدیں نماز سے روک دیا تھا۔ اور جس کی بنا پر کٹک کے مجسٹریٹ نے ہماری مسجدیں بھی ہم سے چھین لی تھیں۔ سونگھڑہ کے دو اور محلوں میں بھی مسجدوں کی تیاری شروع ہے۔ مدرسہ احمدیہ کا سنگ بنیاد بھی عید کے دن رکھا گیا۔ اب کتب خانہ احمدیہ اور دارالتبلیغ کی فکر ہے۔ احباب سے التماس دعا ہے۔

خاکسار عبد الحلیم۔ کٹکی۔ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سونگھڑہ

ایک ملکانہ کی غیرت

منشی محمد حسین صاحب مبلغ علاقہ فرخ آباد اپنی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں۔ میں موضع کنکی میں تبلیغ کے لئے گیا۔ وہاں سخاوت خان صاحب نے بتایا۔ کہ کئی دن ہوئے کہ ہمارے گاؤں میں شمس آباد کے ایک مولوی صاحب مولود پڑھنے آئے۔ اور بعد ختم کرنے مولود کے دعا کر کے چلے گئے۔ اور سب لوگوں سے انہوں نے درخواست کی۔ کہ بھائیو! یہ دعا کرو۔ کہ ہمارے ملک سے آریوں اور قادیانیوں کا نشان مٹ جائے۔ مولوی صاحب کی یہ حرکت مجھے سخت ناگوار گذری۔ میں نے کہا کہ مولوی! یہ تم نے کیا کہا ہے کہ ہم قادیانیوں کے لئے بد دعا کریں۔ اگر ایسا ہی ہو جائے اور قادیانی اس ملک سے چلے جائیں۔ تو پھر آریوں کا مقابلہ کون کرے گا۔ تم لوگ تو بغیر فیس کے باہر قدم نہیں رکھتے۔ مگر قادیانی گرمی سردی میں اسلام کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ کیا ہم ان کے لئے ایسی بد دعا کریں۔ جب مولوی مجھ پر جھنجھلایا۔ تو میں نے کہا کہ ایک ہی لٹھ میں کام تمام کر دوں گا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان

ارتداد سے توبہ

تاج خان و دلیپ یال خان ملکانہ موضع کھنڈوری ضلع آگرہ نے اشدھی سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

انجمن احمدیہ ڈیرہ بابا نانک کا سالانہ جلسہ

۱۰ تا ۱۲ جون ۱۹۲۶ء تین یوم ہوا۔ جلسہ کا اعلان بذریعہ اشتہار کیا گیا۔ جس میں ہر تقریر کے خاتمہ پر سوالات کرنے کی عام اجازت تھی۔ قادیان سے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری و مولوی عبد الغفور صاحب اور جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر تشریف لائے۔ اور زبردست تقریریں کیں۔

آریوں کے ایک "سوامی جی" سے تناسخ پر مولوی اللہ دتا صاحب کا کامیاب مباحثہ ہوا۔ جناب نیر صاحب کا ایک لیکچر میجک لینٹرن کے ذریعہ صداقت سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ہوا جس میں ہندو مسلمان کافی تعداد میں شریک ہوئے۔

محمد عبد اللہ قادیانی۔ مولوی فاضل از ڈیرہ نانک

اعلان نکاح

خاکسار کے برادر حقیقی شیخ احمد محمود صاحب کا نکاح حمیدہ بیگم دختر ملک علی بخش صاحب ڈویژنل فارسٹ آفیسر سکرٹری انجمن احمدیہ بھوپال سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر کا جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور بتاریخ ۲۷ جون ۱۹۲۶ء مسجد احمدیہ لاہور میں سید دلاور شاہ صاحب سکرٹری تبلیغ و اشاعت نے پڑھا۔ احباب از راہ مہربانی دعا فرمائیں۔

خادم عبید اللہ سکرٹری جناب امیر جماعت احمدیہ لاہور

جمعیتہ متحصلین مدرسہ احمدیہ کا قیام

متحصلین (اولڈ بوائز) مدرسہ احمدیہ میں تعلقات قائم رکھنے اور ان کی ترقی و بہبودی کے لئے جمعیتہ متحصلین مدرسہ احمدیہ کا قیام ۱۰ جون ۱۹۲۶ء سے وقوع میں آیا ہے۔ جو ممبر قادیان دارالامان میں رونق افروز ہوا کریں گے۔ ان کی رہائش کا انتظام انجمن نے اپنے ذمہ لیا ہے۔

علاوہ ازیں قادیان دارالامان سے تعلق رکھنے والے امور کے متعلق بھی بیرونی ممبر یہاں خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ مخالفین اسلام اور دیگر ہر قسم کے سوالات کے جوابات بھی بیرونی متحصلین کے لئے دفتر مذکور سے ملا کریں گے۔

عبد الکریم جالندھری مولوی فاضل سکرٹری جمعیتہ متحصلین مدرسہ احمدیہ

بیعت

جب میں گورنمنٹ ہائی سکول چکوال کی جماعت نہم میں داخل ہوا۔ تو احمدی لڑکوں کے وعظ و نصیحت کے اثر سے میں نے حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو سچا نبی اور امام مہدی پایا۔ اس لئے میں صدق دل سے احمدیہ جماعت کے تمام اصول کو تسلیم کر کے جناب حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔

خاکسار شیر محمد۔ چکوال ضلع جہلم

درخواست دعا

(۱) احباب میری دینی و دنیوی بہتری کے لئے دعا فرمائیں۔

شیخ محمد ابراہیم علی احمدی از نیروبی۔

(۲) منشی فخر الدین صاحب ملتانی مالک کتاب گھر قادیان کا چھوٹا بچہ بہت بیمار ہے۔ جسے علاج کے لئے امرتسر لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے۔

(۳) میری دختر عزیزہ ریاض النور کنیز احمد عموماً بیمار رہتی ہے اب زیادہ بیمار ہو گئی ہے۔ اس کی صحت کے لئے برادران جماعت سے بذریعہ الفضل دعا کی التجا ہے۔ رشید احمد از پاک پٹن

(۴) میرا لڑکا طالب علم ہے۔ تندرست نہیں رہتا۔ تعلیم میں بیقاعدگی رہتی ہے۔ جملہ دوستوں سے دعا کی التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ تندرستی عطا فرمائے۔ سردار خان اردلی محکمہ نہر جڑانوالہ

دعائے مغفرت

عاجز کے حقیقی بھائی مولوی محمد فضل عظیم سکنہ بھلیسر ضلع گجرات ۲۵ جون کو اپنے ملک حقیقی سے جا ملے۔ تمام احمدی بھائی ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ عبد المجید احمدی موضع بھلیسر۔

(۲) میری ہمشیرہ حمیدہ بیگم زوجہ بابو محمد اعظم صاحب احمدی محکمہ زراعت ترناب فارم بتاریخ ۲۳ جون بروز عید اضحی فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سب احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے، کہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

عاجز عبد الحمید خان ولد محمد عبد الغنی صاحب احمدی۔ میرٹھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۹ جولائی سنہ ۱۹۲۶ء

مسلمانوں اور ہندوؤں سے

قوموں کی تاریخ میں سب سے نازک وقت وہ آیا کرتا ہے جب وہ کسی ایسے اہم امر کی طرف قدم اٹھاتی ہیں۔ جس کا انجام مستقبل کے پردہ میں چھپا ہوتا ہے۔ اسوقت اگر عقل و فکر۔ سوچ و سمجھ۔ دور بینی اور عاقبت اندیشی سے کام لیکر سیدھا اور استوار رستہ اختیار کر لیا جائے۔ تو مفید اور فائدہ بخش نتائج رونما ہوجاتے ہیں۔ لیکن اگر وقتی جوش عارضی جذبات اور ہوائی خیالات کی رو میں بہتے ہوئے کوئی قدم اُٹھایا جائے۔ تو خواہ کیسا ہی مضبوط کتنا ہی پختہ اور کس قدر خوش کن نظر آئے۔ کبھی اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ تھوڑا ہی عرصہ گذرا۔ اہل ہند پر ایک ایسا ہی وقت آیا۔ جب ہندوستان کی بڑی بڑی قوموں ہندو مسلمان اور سکھوں نے اپنی سالہا سال کی رنجشوں اور کدورتوں کو بالائے طاق رکھ کر ایک دوسرے کی طرف دوستی اور محبت کا ہاتھ بڑھایا۔ اور یہ ظاہر کیا۔ کہ وہ ایک دوسرے کے متعلق تمام پرانی شکائتیں اور گلے بھول چکے ہیں اور آیندہ ایک دوسرے کے ہمدرد اور خیر خواہ بن کر زندگی بسر کرینگے۔ ایک کی تکلیف کو سارے اپنی تکلیف سمجھیں گے۔ اور ایک کے دکھ میں سارے شریک ہونگے اسی طرح ایک کی خوشی سب کے لئے خوشی ہوگی۔ اور یہ صرف زبانی دعویٰ تک ہی محدود نہ رہا۔ بلکہ کچھ عرصہ تک اپنے اعمال سے اس کا ثبوت بھی دیا گیا۔ مسلمانوں نے ہندوؤں کی خاطر نہ صرف گائے کی قربانی نہ کرنے کا اعلان کر دیا۔ بلکہ کسی وقت بھی گائے کا گوشت استعمال نہ کرنے کی تحریک شروع کر دی۔ ہندوؤں کے مذہبی جلوس میں شامل ہوکر مسلمان ہندوانہ رسوم کی ادائگی میں شرکت اختیار کرنے لگے۔ اور ہر اس فعل کے کرنے سے عام مسلمانوں کو روکنے لگے۔ جس کے متعلق ہندوؤں کی ناپسندیدگی کا خیال ہوسکتا۔ اور ہر ایسے فعل کی تاکید کرنے لگے۔ جس سے ہندوؤں کی خوشنودی حاصل ہوسکتی تھی۔ اسی طرح ہندوؤں نے بھی مسلمانوں کی دلجوئی کے لئے کئی طریق اختیار کئے

خلافت کمیٹیوں کے ممبر بنے۔ خلافت فنڈ میں چندے دیئے۔ ملکی اور سیاسی حقوق میں اضافہ تسلیم کرنے کے وعدے دیئے۔ اور اس طرح ہندو مسلمان شیر و شکر ہوگئے لیکن چونکہ بد قسمتی سے اس اتحاد کی بنیاد صادقانہ جذبات پر نہ تھی۔ بلکہ اس کی غرض محض یہ تھی۔ کہ اس طریق سے گورنمنٹ انگریزی کو ہندوستان سے نکالدیا جائے۔ اس لئے جب گورنمنٹ کے مقابلہ میں ناکامی ہوئی۔ اور گاندھی جی کا تمام پروگرام فیل ہوگیا۔ تو ہندو مسلمانوں کا اتحاد بھی ہچکولے کھانے لگا۔ اور اس میں رخنے پیدا ہونے شروع ہوگئے حتیٰ کہ اب یہانتک حالت پہنچ گئی ہے۔ کہ ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک کہیں اس اتحاد کا نام و نشان نظر نہیں آتا۔ جس کے تھوڑا ہی عرصہ قبل ہر چہار اطراف راگ گائے جاتے تھے۔ اور اس کی بجائے ہر جگہ لڑائی جھگڑا۔ فتنہ و فساد۔ خون خرابہ نظر آرہا ہے۔

ایسے وقت میں جبکہ ہندو مسلمانوں کے تعلقات حد سے زیادہ خراب ہوچکے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے متعلق بھرے بیٹھے ہیں۔ انہیں آپس میں صلح و صفائی کے ساتھ رہنے اور ایک دوسرے سے ہمدردانہ اور دوستانہ تعلقات رکھنے کی تلقین کرنا آسان بات نہیں ہے۔ لیکن ہم اس ہمدردی اور خیر خواہی سے مجبور ہوکر جس کی تلقین ہمیں بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام بنی نوع انسان سے عموماً اور ہمسایوں کے متعلق خصوصاً فرمائی ہے۔ اور ان دردمندانہ اور مخلصانہ جذبات اور کوششوں کے سلسلہ میں جو ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق خدا کے لئے عام طور پر اور اپنے ہموطن ہندو مسلمانوں اور سکھوں وغیرہ کے لئے خاص طور پر فرماتے رہتے ہیں۔ ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اپنے ہمدردانہ خیالات برادران وطن کی خدمت میں پیش کر دیں۔ اور امید رکھیں کہ ان پر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کیا جائیگا اور عاقبت اندیشی اور دُور بینی کے پانی سے اشتعال انگیز جذبات کو سرد کرنے کی کوشش کی جائیگی ؛

اسوقت سب سے زیادہ افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ ہندو مسلمان لیڈر عوام کو صلح و آشتی کے ساتھ رہنے اور ایک دوسرے سے رواداری برتنے کی تلقین کرنے کی بجائے ایک دوسرے کے خلاف اشتعال دلانے والی تقریریں کرتے ہیں۔ جن سے مسلمانوں کے دلوں میں ہندوؤں سے اور ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں سے نفرت اور حقارت پیدا ہورہی ہے۔ جو بڑھتے بڑھتے معمولی معمولی باتوں پر فساد اور لڑائی

کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اور یہاں تک انسانیت سے عاری بنادیتی ہے۔ کہ راہ چلتے بے گناہ اور انجان انسان کو جن کا فسادیوں کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں ہوتا محض مسلمان یا ہندو ہونے کی وجہ سے نہایت بے دردی کے ساتھ ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ عورتوں اور بچوں پر دست درازی کی جاتی ہے۔ مقدس مذہبی عمارتوں کو برباد کیا جاتا ہے اور مکانوں کو آگ کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں لیڈر تو پھر اپنی لیڈری کی نمایش کرنے اور جلتی پر تیل ڈالنے کے لئے آمادہ و تیار ہو جاتے ہیں۔ اور بیچارے عوام رونے دھونے اور اپنے نقصان پر ہاتھ ملنے کے لئے رہ جاتے ہیں ؛

اس وقت تک مختلف مقامات پر اس قدر فساد ہوچکے ہیں۔ اور ہندو مسلمان ان سے اس قدر نقصان اُٹھا چکے ہیں۔ کہ اب انہیں نہایت غور و فکر کے ساتھ اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ اگر یہی حالت کچھ عرصہ تک جاری رہی۔ اور ان میں ایک دوسرے کے متعلق اسی طرح بے اعتمادی اور بے اعتباری بڑھتی رہی۔ تو اس کا انجام کیا ہوگا۔ کیا وہ امن و امان کی زندگی بسر کر سکیں گے۔ کیا وہ اپنی جائدادوں اور املاک کو محفوظ رکھ سکیں گے۔ کیا وہ اپنی عزت و وقعت برقرار رکھ سکیں گے۔ ہرگز نہیں۔ اور قطعاً نہیں۔ مسلمان ابھی تعداد کے لحاظ سے تھوڑے ہیں۔ دولت و ثروت کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ اثر و رسوخ کے لحاظ سے حقیقت ہیں۔ لیکن ہندوؤں کو یہ خیال اپنے دل سے نکالدینا چاہیئے کہ وہ مسلمانوں کو ہندوستان سے بالکل مٹا سکتے ہیں اسی طرح مسلمانوں کو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہندو جو ہر رنگ میں ان پر فوقیت رکھتے ہیں۔ ان سے تعلقات بگاڑ کر وہ امن کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ جب یہ حالت ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپس میں رواداری اور صلح جوئی کا برتاؤ نہیں کیا جاتا۔ ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا احترام نہیں کیا جاتا۔ اور بات بات پر سر پھٹول شروع کر دی جاتی ہے۔ اس طرح جہاں ملک کا امن برباد ہورہا ہے۔ وہاں ترقی اور خوشحالی بھی مفقود ہورہی ہے۔ اور ساتھ ہی دوسروں کی نظروں میں ہندو مسلمان سخت ذلیل بن رہے ہیں ؛

ان سب باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندو مسلمانوں کو اپنی موجودہ ذہنیت پر غور کرنا چاہیئے۔ اور جس قدر جلد ممکن ہو ایک دوسرے کے متعلق نفرت اور عداوت کے جذبات دلوں سے نکال دینا چاہیئیں ؛

مختلف خیالات اور مختلف اعتقادات کے لوگوں کا کسی موقعہ پر آپس میں تصادم ہو جانا کوئی غیر معمولی بات نہیں لیکن اس تصادم کی وجہ سے ایک دوسرے کے خون سے

ہاتھ رنگنا نہایت ہی شرمناک اور انسانیت سے گرا ہوا فعل ہے ایسے موا قعہ پر ہر فریق کو تحمل اور بردباری سے کام لیتے ہوئے معاملہ کو طے کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور خواہ مخواہ کسی ایسی بات پر زور نہ دینا چاہیئے۔ جس سے کسی فریق کے مذہبی جذبات اور احساسات کی ہتک ہوتی ہو۔ ذرا اتنا تو سوچنا چاہیئے۔ سرزمین ہند میں ہندو مسلمانوں کا ساتھ کوئی نیا نہیں۔ اسپر صدیاں گذر چکی ہیں۔ پھر جن باتوں کو آج وجہ فساد بنایا جاتا ہے۔ وہ بھی کوئی نئی پیدا نہیں ہوئیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اب ہندو مسلمان ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوئے ہیں۔ اسکی وجہ سوائے اسکے اور کوئی نہیں۔ کہ ان کی راہنمائی غلط طریق پر کی جارہی ہے اور ان کی باگ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ جو راہنمائی کی صحیح قابلیت نہیں رکھتے۔ جب تک ہندو مسلمان ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے رہینگے۔ اور اپنے نفع و نقصان کو نہ سوچیں گے۔ مشکل ہے۔ کہ امن کی زندگی بسر کرسکیں ؛

اسوقت سب سے ضروری بات یہ ہے۔ کہ ہر جگہ خیر خواہ اور ہمدرد ہندو مسلمانوں کی ایسی کمیٹیاں بنائی جائیں۔ جو مقامی معاملات کو نیک نیتی اور خوش اسلوبی سے طے کرنے کی کوشش کریں۔ اور تصادم نہ ہونے دیں۔ پھر اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ کسی ایک مقام کے جھگڑے اور فساد کو رنگ آمیزی کے ساتھ ملک کے طول و عرض میں اس طرح نہ پھیلایا جائے۔ کہ ہر جگہ کے ہندو مسلمانوں میں ایک دوسرے سے نفرت پیدا ہو ؛

بہی خواہان ملک کو جلد سے جلد ان باتوں کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور ہندوستان میں امن و امان بحال کرنے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے ؛

ہندوؤں میں طلاق کی ضرورت

یوں تو عام ہندو اور آریہ اسلام کے مسئلہ طلاق پر آئے دن بے ہودہ اور بے سروپا اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ہندو دہرم نے ناچاقی کی صورت میں خاوند بیوی کے علیحدہ ہو جانے کی کوئی صورت نہ رکھ کر بیچاری ہندو عورتوں پر ایسا ظلم کیا ہے۔ جس کا نشانہ وہ آئے دن بنتی رہتی ہیں۔ مدراس کی ایک تازہ خبر ہے۔ کہ ۱۹ر جون کو پولیس میں ایک چودہ سالہ براہمی عورت نے جو بعد ازاں گوشا ہسپتال میں جلنے کے زخموں کی وجہ سے ہلاک ہو گئی۔ اپنے خاوند کے خلاف یہ بیان دیا۔ کہ اس کا شوہر اس سے برا سلوک کیا کرتا تھا۔ کل رات جبکہ وہ سو رہی تھی۔ اس کے خاوند نے اس کے جسم پر مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی۔ اسپر جب اس نے چیخ دپکار کی تو مکان کے دوسرے کرایہ دار اس کی مدد کے لئے دوڑ کر اور اُسے ہسپتال میں لے گئے۔ (تیج ۲۳ر جون)

اگر اس ظالم خاوند کے لئے ہندو دہرم نے یہ گنجایش رکھی ہوتی۔ کہ وہ اپنی عورت سے علیحدگی اختیار کر سکتا تو یہ نوبت ممکن تھا۔ کہ وہ اس وحشیانہ طریق سے اس کی زندگی کا خاتمہ کرنے کا باعث نہ ہوتا۔ اسی طرح اگر عورت کے لئے اپنے ظالم خاوند سے مخلصی کی کوئی صورت ہوتی۔ تو وہ بھی ایسے دردناک انجام تک نہ پہنچتی۔ لیکن ہندو دہرم اس بارے میں قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ کیا ہندو صاحبان اپنے دہرم میں دیگر اصلاحات کرنے کی طرح اس بات پر بھی غور کرینگے۔ کہ جن پتی اور پتنی میں ایسی ناچاقی ہو جائے کہ وہ ایکدوسرے کے ساتھ رہ کر زندگی بسر نہ کر سکتے ہوں ان کو علیحدہ کر دیا جا سکے۔ ایسا کرتے ہوئے ہندو بیچاری مظلوم اور ستم رسیدہ عورتوں کی بہت بڑی خدمت انجام دیں گے ؛

ہندو مسلمانوں کے مذہبی حقوق

بھائی پرمانند جی مشہور سنگھٹنی لیڈر نے فسادات راولپنڈی کے متعلق جو بیان اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ اس میں جہاں تمام الزام بیچارے مسلمانوں کے سر تھوپا ہے۔ وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ :-

"اگر ہندو نگر کیرتن کی دھارمک رسم ادا کرتے ہیں۔ تو وہ اس لئے کہ وہ ہمیشہ سے ایسا کرتے چلے گئے ہیں۔ قدرتی طور پر آج ان کو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ انہیں نگر کیرتن سے کیوں روکا جاتا ہے وہ دہارمک رسوم کی ادائگی کو مذہبی حق سمجھکر اس کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں " (تیج ۳ر جولائی)

ہم بھائی جی سے صرف اتنا دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر ان کی مندرجہ بالا سطور میں "نگر کیرتن" کی بجائے "گائے کی قربانی" کے الفاظ رکھ دئے جائیں تو کیا ان سطور کا اطلاق ہندوؤں پر نہیں ہوتا۔ ہندوستان میں گائے کی قربانی آج نئی شروع نہیں ہوئی۔ صدیوں سے مسلمان اسپر عمل کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور یہ ان کا مذہبی حق ہے۔ اسی وجہ سے قدرتی طور پر آج انکو یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ انہیں گائے کی قربانی سے کیوں روکا جاتا ہے۔ اور وہ اسے مذہبی حق سمجھ کر اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ہندو صاحبان مسلمانوں کے اس مذہبی حق کو اس طرح تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جس طرح وہ نگر کیرتن وغیرہ کے لئے مطالبہ کرتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ اگر ہندو مسلمانوں کے دلوں سے ایک دوسرے کے متعلق وہ نفرت اور عداوت دُور کر دی جائے۔ جو بھائی پرمانند جی ایسے ہندو لیڈروں نے پیدا کر رکھی ہے۔ تو آج بہت سے فسادات کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ نہ ہندو گائے کی قربانی کی بنا پر مسلمانوں کے سر پھوڑنے کا ارتکاب کریں۔ اور نہ مسلمان نگر کیرتنوں میں مخل ہوں ؛

روضہ رسول کریمؐ کے متعلق خطرہ

جنت البقیع کے مقبروں اور دیگر مزارات کے قبوں کے انہدام کے سلسلہ میں معزز معاصر ہمدم لکھنو (۲ر جولائی) میں "ایک انگریزی تعلیم یافتہ روشن خیال" معاملات پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے عادی " اور جمعیتہ الخلافتہ کے سربرآوردہ ارکان سے گہرے تعلقات رکھنے والے" صاحب کا مکہ معظمہ سے لکھا ہوا ایک خط شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں :-

"زیادہ خوف دبے چینی یہ ہے۔ کہ نجدی روضۂ رسول کریمؐ کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک بے ادبی کا نہ کر بیٹھیں۔ وحشت ناک خبریں مشہور ہیں کہ یہ تجویز بھی منظور ہو چکی ہے۔ مگر اس کی تعمیل فی الحال ملتوی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ یہ التوا اس وجہ سے ہے کہ کوئی اس کے انہدام کا ٹھیکہ نہیں لیتا۔ بہرحال واقعات حاضرہ پر نظر ڈالنے سے اس کا ہو جانا قرین قیاس ہے۔ اور نہ واقع ہونا تعجبات سے ہوگا۔"

اگر اس بیان میں ایک ذرہ بھر بھی صداقت ہو۔ تو مسلمانان عالم کے لئے یہ ایک ایسی منحوس اور دلدوز بات ہوگی۔ جو ان کے خرمن امن و امان میں آگ لگا دیگی۔ اور اس سے اتنا بڑا فتنہ پیدا ہوگا۔ جس کے اثرات کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہو یہ خطرہ اسوجہ سے اور بھی بڑھ گیا ہے کہ بقول نامہ نگار مذکور "اس وقت مدینہ میں سوائے روضہ رسول اللہ کے اور کوئی مقبرہ اپنی حالت سابقہ پر نہیں ہے" مسلمانان ہندوستان کو نہایت پُرزور طریق سے مگر تمام ضروری آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے سلطان ابن سعود سے اس بات کی خواہش کرنی چاہیئے کہ وہ اس خطرناک اور تباہ کن فعل کے ارتکاب سے نجدیوں کو روکیں ؛

حدیث لا نبی بعدی کے متعلق ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی گوہر افشانیاں

(نمبر ۲)

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:۔

"آنحضرتؐ نے یہ تو نہیں فرمایا تھا۔ کہ میری زندگی میں جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ سچا ہے"

مگر یہی تو حافظ صاحب کہہ رہے ہیں۔ کہ اگر لا نبی بعدی" کے وہ معنے نہ کئے جائیں۔ جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ تو پھر اس سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے ان نبیوں کے متعلق کچھ نہیں فرمایا۔ جو آپ کی زندگی میں ہی شرعی نبوت کا دعویٰ کریں اور ہمارے پاس آپ (ص) کے اقوال سے کوئی ایسی دلیل نہیں جس سے قطعی طور پر ہم ان کو جھوٹا کہہ سکیں۔ اس سے زیادہ ہمارا کوئی مطلب نہیں۔ جس کو آپ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ جیسا کہ آپ اس کے ساتھ ہی صاف لفظوں میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"بعدی سے آپ کی زندگی کے بعد کا زمانہ مراد لینے سے صرف یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ آپ کی زندگی میں مدعی نبوت کے کذب اور صدق دونوں کا امکان ہے"

حضرت حافظ صاحب کا بھی یہی مطلب ہے۔ کہ اگر مخالفین کے معنے لئے جاویں۔ تو آپ کی زندگی میں مدعی نبوت کے کذب اور صدق دونوں کا امکان ہے۔ لیکن اگر ہمارے معنے کئے جائیں تو صدق کا امکان باقی نہیں رہتا۔ اور کذب ثابت ہو جائے گا۔

اس بات کو نہ سمجھتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے ایک اور اعتراض کیا ہے اور وہ یہ کہ:۔

"اگر آپ کا یہ طریق استدلال صحیح ہے۔ کہ بعدی کے معنے یہ لینے سے کہ "آپ کی زندگی کے بعد" کوئی نبی نہیں یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ آپ کی زندگی میں جو بھی نبوت کا دعوے کرے گا۔ وہ سچا ہے۔ تو پھر اگر بعدی کے یہ معنے لئے جائیں کہ آپ کے زمانۂ نبوت کے ختم ہونے یعنی قیامت کے بعد کوئی نبی نہیں۔ تو پھر نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ آپ کے زمانۂ نبوت کے اندر یعنی قیامت سے پہلے جو بھی دعویٰ نبوت کرے وہ سچا"

ڈاکٹر صاحب کا یہ لطیف استدلال کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اور ہمیں ان کے اس بیان کی تصدیق کرنے میں کوئی بھی عذر نہ ہوتا۔ اگر وہ اس دھوکہ دہی سے کام نہ لیتے۔ جس کے وہ کئی جگہ اپنے اس مضمون میں مرتکب ہو چکے ہیں۔ اور یہ ایک اخلاقی جرم ہے۔ جس سے انہوں نے لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنا چاہا۔

ڈاکٹر صاحب! فرمائیے تو سہی۔ کہ بعدی کے معنے "قیامت کے بعد" کون کرتا ہے۔ کیا یہ آپ کا محض افترا اور اختراع نہیں جس کی بناء پر آپ نے یہ اعتراض کیا۔ پس آپ کے اعتراض کی بناء ہی غلط اور فاسد ہے۔ آپ حضرت حافظ صاحب کی تمام تقریر میں سے ایک فقرہ کیا ایک لفظ بھی ایسا ثابت نہیں کر سکتے۔ جس میں انہوں نے "بعدی" کے معنے "قیامت کے بعد" کئے ہوں۔ پس نہ حضرت حافظ صاحب نے اپنی تقریر زیر بحث میں اور نہ ہی کسی اور شخص نے ہماری طرف سے یہ معنے کئے ہیں۔ بلکہ یہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی طرف سے حاشیہ آرائی کر کے لوگوں کو دھوکہ اور غلطی میں ڈالنا چاہا ہے۔ یہاں تک تو ڈاکٹر صاحب "بالفرض" کے طور پر بحث کرتے رہے۔ اب سنئے ان کے نزدیک اس حدیث کے "بالحقیقۃ" اور اصلی معنے کیا ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"لا نبی بعدی کے معنے ہیں۔ میرے نبی ہونے کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یعنی آپ سے پہلے نبی آتے رہے۔ مگر جس دن سے آپ نبوت کے منصب پر کھڑے ہوئے اس دن کے بعد سے نبوت کا دروازہ بند ہے"

ہم ڈاکٹر صاحب کے ان معنوں کو تسلیم کرتے ہیں اور دراصل ان معنوں کی رُو سے یہ حدیث ایک اور حدیث کی ہم معنی اور ہم مثل ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عمرؓ کے متعلق فرمایا ہے۔ لو کان بعدی نبیًّا لکان عمر۔ یعنی اگر میں منصب نبوت پر کھڑا نہ ہوتا۔ تو میرے نہ کھڑے ہونے کی صورت میں عمر اس قابل تھا۔ کہ اس کو نبوت کا درجہ عطا ہوتا۔ اور یہی تشریح ایک دوسری حدیث میں بیان ہوئی ہے۔ جس میں حضرت رسول کریمؐ فرماتے ہیں۔ لو لم ابعث لبعثت یا عمر۔ جس کے معنے ہیں۔ اگر میں مبعوث نہ ہوتا۔ اور خدا کی طرف سے مجھے نبوت کا منصب عطا نہ ہوتا۔ تو اے عمر تم اس منصب پر کھڑے کئے جاتے۔ جس طرح متذکرہ بالا دونوں حدیثوں میں حضرت عمرؓ کو یہ فرمایا۔ اسی طرح حضرت علیؓ کو بھی اس حدیث میں فرمایا۔ کہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ یعنی تو میرا خلیفہ تو ہے۔ جیسا ہارون موسیٰ کا خلیفہ تھا۔ مگر یہ نہ سمجھ لینا کہ تو نبی بھی ہے۔ جیسا کہ ہارون موسیٰ کے چلے جانے کے بعد نبی تھا۔ پس اس حدیث میں ہارونؑ اور علیؓ کی خلافت کا فرق بیان فرمایا۔ کہ بنی اسرائیل میں ایک ہی وقت میں دو نبی ہو سکتے تھے۔ جیسا کہ ہارونؑ اور موسیٰؑ ایک ہی وقت میں دو نبی تھے۔ لیکن اب یہ دستور نہیں۔ کہ ایک وقت میں دو نبی ہوں۔ صرف ایک وقت میں ایک ہی نبی ہو سکتا ہے۔ اور اس وقت کے لئے میں مبعوث ہو چکا ہوں۔ لہذا تم اب میرے منصب نبوت پر کھڑے ہو جانے کے بعد نبی نہیں ہو سکتے۔ ہاں خلیفہ ہو۔ پس ڈاکٹر صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ

"جس دن سے آپ نبوت کے منصب پر کھڑے ہوئے اس دن کے بعد سے نبوت کا دروازہ بند ہے"

ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ مگر اس حدیث کی رُو سے نبوت کا دروازہ صرف اسی وقت تک بند ثابت ہوگا۔ جس وقت تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زندہ تھے۔ کیونکہ یہ حدیث جیسا کہ ڈاکٹر صاحب خود تسلیم کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو اپنی زندگی میں مخاطب کر کے فرمائی تھی۔ اور وجہ بھی یہی بتائی تھی کہ چونکہ میں منصب نبوت پر کھڑا ہو چکا ہوں۔ اس لئے اب تم نبی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ آپ خود لکھتے ہیں:۔

"جب ایک غزوہ پر آپ باہر تشریف لے جانے لگے۔ تو اپنے بعد اپنا جانشین حضرت علیؓ کو بنا کر فرمایا۔ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ کہ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے ہارون موسیٰ سے سوائے اس بات کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔ ہارون چونکہ نبی تھے۔ ہارون سے مماثلت دینے سے مخاطب کو اشتباہ ہوتا تھا۔ کہ شاید حضرت علیؓ بھی ہارون کی طرح نبی ہوں۔ سو اس شبہ کو دور کرنے کے واسطے آپ نے بات کو صاف کر دیا۔ کہ لا نبی بعدی یعنی میرے نبی ہونے کے بعد کوئی نبی نہیں"

پس ڈاکٹر صاحب کی اس تشریح سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرتؐ کے ساتھ کوئی دوسرا نبی نہیں ہو سکتا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اور اس کو ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ کو نبی ہونے سے جو چیز روکتی ہے وہ آنحضرت کا نبی ہو جانا تھا۔

حضرت حافظ صاحب نے اپنی تقریر کے دوران میں یہ فرمایا تھا۔

"لا نبی بعدی کا یہ مطلب ہے۔ کہ رسول کریم فرماتے ہیں۔ میری لائی ہوئی شریعت کے بعد اب کوئی شریعت نہیں جو لائی جاویگی۔ اور کوئی نبی نہیں جو کوئی شریعت لائے"

اس پر ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:۔

"ایک طرف میاں محمود احمد صاحب نبوت نام رکھتے ہیں صرف تبشیر و انذار کا اور شریعت کو نبوت سے الگ ایک چیز قرار دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کے مرید خاص حافظ روشن علی صاحب علامہ نبی کے معنی ہی شریعت لانے والا کرتے ہیں۔ گویا جو شریعت نہ لائے وہ نبی نہیں کہلا سکتا"

افسوس! ڈاکٹر صاحب نے دیانتداری سے کام لے کر حضرت حافظ صاحب کی پوری عبارت نقل نہ کی۔ کیونکہ عبارت کا اگلا حصہ ان کے مقصد کے خلاف تھا۔ حضرت حافظ صاحب نے

فرماتے ہیں:۔

"میں اب جو شخص یہ کہے۔ کہ میں نئی شریعت لایا ہوں وہ جھوٹا ہے۔ لیکن وہ جو آپ ہی کے زمانہ کے اندر آئے۔ اور آپ ہی کی شریعت کو چلائے۔ وہ جھوٹا نہیں ہوسکتا"

اس عبارت سے صریح معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت حافظ صاحب نبی کی وہ تعریف جو ڈاکٹر صاحب نے ان کی طرف منسوب کی ہے۔ نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے نزدیک نبی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک شرعی اور ایک غیر شرعی۔ ہاں یہ ضرور لکھا ہے۔ کہ لا نبی بعدی والی حدیث میں "نبی" سے مراد شرعی نبی ہے۔ مگر اس سے یہ نتیجہ کیسے نکلا۔ کہ حضرت حافظ صاحب نبی صرف شریعت لانے والے کو ہی کہتے ہیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے اس مضمون میں حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کو ثابت کیا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ مسیح موعودؑ شریعت نہیں لائے۔ جس سے معلوم ہُوا۔ کہ حضرت حافظ صاحب نبی کے معنے صرف "شریعت لانے والا" نہیں کرتے۔ بلکہ صرف اس حدیث کی ایک توجیہہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ یہ حدیث چونکہ قرآن کریم اور دوسری بہت سی احادیث کے خلاف ہے۔ اس لئے تطبیق دینے کے واسطے اس حدیث میں "نبی" کے معنے شریعت لانے والے کے کئے ہیں۔

(خاکسار علی محمد اجمیری مولوی فاضل قادیان)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو نیک صلاح

مجھے اکثر ڈاکٹر صاحب کے مضامین مندرجہ پیغام صلح دبرعکس نہند نام زنگی کافور کا خطاب جن کے لئے نہایت مناسب ہوگا) پڑھنے کا اتفاق ہُوا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ مضمون نویسی ہوتی ہے یا تمسخر۔ اور متانت سے کسی امر پر روشنی ڈالنا ہے یا استہزا کرنا۔

ڈاکٹر صاحب جس خطہ زمین کے رہنے والے ہیں وہاں اس قسم کی بہت سی باتیں ہُوا کرتی ہیں۔ اور وہ اپنی وطنی عادات سے مجبور ہو کر ایسا کرتے ہیں۔ مگر میری رائے میں ایک مذہبی اخبار کے صفحات اگر ایسی لایعنی اور تمسخر کی باتوں سے پاک ہوں تو اچھا ہے۔ ہاں ڈاکٹر صاحب کے لئے میدان میں بتاتی ہوں۔ اگر خدانخواستہ اپنے پیشے کی طرف سے فارغ البالی نہیں ہے۔ تو ذریعہ معاش بھی اچھا ہے۔ ایسی طبیعت اور مزاج کیلئے جیسے ڈاکٹر صاحب ہیں اودھ پنچ کے صفحات قلم فرسائی۔ طبع آزمائی اور مشق سخن کیلئے بہت ہی مناسب بلکہ انسب ہونگے۔ اسلئے میں ان کو یہ قیمتی مشورہ دیتی ہوں۔ کہ اگر آپ اپنی خدمات اودھ پنچ لکھنؤ کے لئے منتقل کرالیں۔ تو علاوہ نام و نمود کے مالی فائدہ بھی حاصل ہوگا۔ (حمیدہ خاتون احمدی دمسز عمر) الہ آباد)

اہل قرآن سے چند سوالات

"اہل قرآن" حضرات ہم سے قرآن شریف میں مندرج وحی الٰہی کے علاوہ کسی اور وحی کے ہونے کا ثبوت طلب کیا کرتے ہیں۔ اور ان کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ تمام وحی الٰہی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔ قرآن کریم میں مندرج ہے۔ اور یہ کہ اس کے علاوہ اور کوئی وحی آنحضرت صلعم پر نازل نہیں ہوئی۔ اس کے متعلق ہم ان سے مندرجہ ذیل چار سوالات کرتے ہیں:۔

(۱) خدا تعالےٰ سورۃ انفال ع۱ میں فرماتا ہے۔ واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انھا لکم۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں سے دو گروہوں میں سے ایک گروہ کا وعدہ کیا۔ کہ وہ مسلمانوں کے لئے ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ وہ وعدۂ الٰہی جو مسلمانوں سے ہُوا۔ قرآن پاک میں کہیں درج ہے۔ اگر درج ہے۔ تو کہاں؟ اور اگر درج نہیں تو ماننا پڑے گا۔ کہ ایسی وحی الٰہی بھی ہے۔ جو قرآن کریم میں درج نہیں۔ فافہم وتدبر۔

(۲) خدا تعالےٰ سورۃ حشر ع۱ میں فرماتا ہے۔ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علےٰ اصولھا فباذن اللہ۔ یعنی (اے مسلمانو!) تم نے جو کھجور کے تنے کاٹے یا ان کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا۔ یہ خدا کے ہی حکم سے تھا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے جو کھجور کے تنوں کو کاٹنے یا چھوڑنے کا حکم دیا تھا۔ جس کا ذکر فباذن اللہ میں ہے۔ کیا وہ قرآن میں درج ہے؟ اگر درج ہے تو کہاں؟ اور اگر درج نہیں تو ثابت ہُوا۔ کہ ایسی وحی بھی ہے۔ جو قرآن مجید میں درج نہیں فافہم۔

(۳) خدا تعالےٰ نے سورۃ التحریم ع۱ میں فرمایا ہے واذ اسر النبی الےٰ بعض ازواجہ حدیثا فلما نبأت بہ واظھرہ اللہ علیہ عرف بعضہ واعرض عن بعض ج فلما نبأھا بہ قالت من انبأک ھٰذا قال نبأنی العلیم الخبیر۔ (التحریم ع۱) یعنی جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی بھید اپنی ایک بی بی کو بتایا تو اس نے راز فاش کر دیا۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو بھید کا فاش ہونا بتا دیا۔ تو آپ نے بی بی سے پوچھا۔ کچھ بات تو بتا دی اور کچھ چھپائی۔ اس بی بی نے پوچھا۔ کہ آپ کو کس نے بتایا؟ آپؐ نے فرمایا مجھے خدا تعالےٰ نے بتایا ہے۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو واقعہ کی خبر دیدی تھی۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ وہ اظہار الٰہی کیا قرآن میں ہے۔ اگر ہے تو کہاں؟ اگر نہیں تو کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ایسی وحی بھی ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔ مگر قرآن میں درج نہیں؟ فافہم۔

ہمارے یہ تین مطالبات "اہل قرآن" کہلانے والوں سے ہیں۔ اگر کوئی "اہل قرآن" ان کو قرآن حکیم سے پورا نہ کر سکا۔ تو یاد رہے۔ کہ اہل قرآن کا دعوےٰ کہ احادیث نبوی کا ماننا قرآن سے ثابت نہیں صریحاً باطل ہو جائیگا وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ الخ۔

(۴) اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ واذا قیل لھم تعالوا الےٰ ما انزل اللہ والے الرسول رأیت المنافقین یصدون عنک صدودا (النساء ع۹) یعنی جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تو اس چیز کی طرف جو خدا نے نازل کیا (قرآن) اور رسول کی طرف تو تُو منافقوں کو دیکھے گا۔ کہ وہ تجھ سے (رسول سے ناقل) رکتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ دو چیزیں منوانا چاہتا ہے:۔

(۱) ما انزل اللہ یعنی قرآن (۲) الرسول یعنی رسول صلعم۔ مگر فرمایا۔ کہ منافق قرآن تو مان لیتے ہیں۔ مگر رسول سے بھاگتے ہیں۔ اب حل طلب سوال یہ ہے کہ وہ کون سے منافق ہیں۔ جو قرآن شریف کو تو مان لیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھاگ جائیں؟ ظاہر ہے۔ کہ وہ اہل قرآن کے سوا اور کوئی نہیں۔ جو صرف قرآن ہی کے قائل ہیں۔ اور احادیث نبوی سے منکر۔

بعض اہل قرآن کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ قرآن سے کوئی رسول علیحدہ ہے؟ عرض ہے۔ کہ اگر صرف قرآن ہی منوانے میں رسول صلعم پر ایمان بھی ساتھ آجاتا ہے تو پھر والرسول کہنے کی کیا ضرورت تھی؟ تعالوا الےٰ ما انزل اللہ ہی کافی تھا۔

والسلام

عبدالرحمٰن خادم سیکرٹری انجمن احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن۔ گجرات پنجاب

قربانی اور مسیحی کفارہ میں فرق

مسیحی صاحبان کفارہ کی تائید میں یہ بیان فرمایا کرتے ہیں کہ دیکھو تم بھی تو قربانیاں کرتے ہو۔ ایک بکرا یا بقرہ ذبح کرتے ہو۔ اور شفاء تمہارے مریض کو ہو جاتی ہے۔ اگر کفارہ صحیح نہیں۔ اور یہ بات درست نہیں۔ کہ تکلیف ایک برہ برداشت کرے۔ اور آرام دوسرے کو ہو۔ تو اسطرح تمہاری قربانی بھی لغو جاتی ہے۔ لیکن تم مانتے ہو۔ کہ ذبح جانور کئے جاتے ہیں۔ اور ثواب تمہیں ہوتا ہے۔ اسی طرح مسیح ہمارے لئے قربان ہوا ؂

یہ ایک مغالطہ ہے جو ادنیٰ تامل سے دور ہو جاتا ہے اسلامی قربانیوں سے یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ انسان اپنی ایک محبوب چیز اپنے پاس سے جُدا کرتا ہے۔ خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اسبات کے اظہار کے لئے کہ خدا کی راہ میں وہ ہر ایک چیز قربان کرنے کو تیار ہے۔ چاہے اسے وہ چیز کتنی ہی محبوب کیوں نہ ہو۔ اور اس قربانی کا اثر قربانی کرنیوالے پر پڑتا ہے۔ مثلاً ایک شخص ایک برہ کی خدا کے لئے قربانی کرتا ہے تو اس سے ظاہری طور پر مالی نقصان ہوتا۔ اور وہ اپنا نقصان برداشت کرکے خدا کی رضا جوئی چاہتا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے مسیح اگر قربان ہو سکتا تھا تو خدا کی کسی کمزوری کے رفع کرنے کے لئے ہو سکتا تھا نہ کہ انسانوں کے لئے۔ کیونکہ اس کے صلیب پر دئیے جانے سے انسانوں کو اپنے پاس سے کوئی چیز جدا نہیں کرنی پڑی۔ ہاں خدا کو اپنا اکلوتا قربان پڑا۔ اس لئے مسیح کی قربانی سے عملی طور پر کسی انسان پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔

نیز ایسی قربانی تسلیم کرنے سے انسانوں کو کوئی محنت برداشت نہیں کرنی پڑتی۔ اور اباحت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ کیونکہ جب انسان دیکھتا ہے۔ کہ مسیح پر تمام گناہ بغیر کسی تکلیف برداشت کرنے کے ڈال دئے گئے تو وہ سمجھتا ہے کہ مجھے نیک کام کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن اسلامی قربانی سے عملی طور پر قربانی کرنے والے پر اثر پڑتا ہے اور اسے ایک تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اس قربانی کا اثر بھی اسپر پڑتا ہے :

ہماری طرف سے جب عیسائی صاحبان پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ واقعی اگر مسیح کا مقصد انسانوں کے لئے قربان ہونا تھا۔ تو پھر انہیں جزع فزع کی کیا ضرورت تھی۔ اور کیوں انہوں نے گریہ وزاری سے دعائیں کیں۔ کہ اگر ہو سکے تو اے خدا! یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے۔ اور صلیب پر بھی نہایت دردناک الفاظ میں ایلی ایلی لما سبقتنی کہتے رہے ؂

اس کا جواب وہ یہ دیتے ہیں۔ کہ دیکھو۔ تم قربانی کرتے ہو۔ لیکن جسے قربان کیا جاتا ہے۔ وہ چیختی چلاتی ہے۔ اس لئے مسیح کے چیخنے چلانے سے قربانی پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہماری قربانی میں شعور نہیں ہوتا وہ بے شعور ہوتی ہے۔ اسمیں صرف حیوانی شعور ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ چیختی ہے۔ کیونکہ حیوانوں میں صرف یہ شعور ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو جہاں سے انہیں دکھ تکلیف پہنچے بچائیں۔ لیکن مسیح تو بقول آپ کے خدا تھے۔ پھر ایسی جزع فزع کی کیا ضرورت تھی۔ اس قربانی سے تو بڑھکر مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید کی قربانی ہے۔ کہ باوجود پتھر کھا کر جان دینے کے نہیں گھبرائے۔ اور بڑی بہادری سے آخری دم تک احمدیت کے عقائد حقہ کی اشاعت کرتے رہے۔ اور بڑی خوشی سے انہوں نے جان دی۔ ایک انسان جب ایسا کر سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا سے ایسا کام نہ ہو سکے۔ جس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت مسیح کا یہ مقصد نہ تھا۔ بلکہ وہ دیکھتے تھے۔ کہ میرے مقصد میں یہ بات مخل ہے اس لئے وہ گھبرائے۔ اور خدا سے دعائیں کیں جو منظور ہوئیں۔ عبدالاحد (مولوی فاضل) قادیان

وصیت میں اضافہ

(۱) مرزا نصر اللہ خان صاحب احمدی سب اوورسیر بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ لکھتے ہیں :-

مرشدنا و امامنا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ غلام سنہ ۱۹۱۰ء سے لیکر سنہ ۱۹۱۶ء تک آپ اپنی تنخواہ کا ۱/۳ حصہ بطور چندہ دیتا رہا۔ مگر اپنی کمزوریوں کی وجہ سے سنہ ۱۹۱۶ء کے بعد عام چندہ ۵ ار فی روپیہ کے حساب سے کر دیا۔ مئی سنہ ۱۹۲۳ء سے عاجز نے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی ہے۔ مگر جس دن سے حضور نے وصیت کے بڑھانے کی تاکید فرمائی ہے۔ اسی دن سے عاجز کے دل میں پھر ۱/۳ حصہ آمد دینے کی از حد تڑپ ہے۔ مگر موجودہ ضروریات کا دل پر بوجھ ہے۔ حضور والا! فی الحال عاجز اپنی وصیت کو ۱/۱۰ سے ۱/۵ تک بڑھا کر حضور سے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ حضور والا! اس غریب کے حق میں اس وصیت پر قائم رہنے کی توفیق اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ۱/۳ حصہ تک ترقی کر سکوں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عاجز کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ؂

(۲) حکیم فیروز الدین صاحب ملتانی مہاجر قادیان کی وصیت یہ تھی کہ میری جائداد صرف ایک مکان ہے۔ جس کی قیمت ۔۔۔ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اب انہوں نے یہ وصیت نامہ لکھ دیا ہے کہ چونکہ میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں ہے کہ وصیت عـ ۱۸۴۲ میں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ بیس روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی آمدنی کا دسواں حصہ بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؂

(۳) جناب حافظ روشن علی صاحب نے جدید وصیت نامہ یہ لکھ دیا ہے کہ میری سابقہ وصیت عـ ۵۴۹ صرف جائداد متروکہ کی تھی۔ مگر میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ماعـ ۱۵۰ روپیہ ماہوار ہے۔ بدیں وجہ میری سابقہ وصیت ۵۴۹ منسوخ کی جائے۔ اور آئندہ کے لئے میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ تا زیست اپنی آمدنی کا ماہوار ۱/۱۰ حصہ بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مرقومہ ۔۔۔ حافظ روشن علی

محمد سرور شاہ۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان۔

لڑکیوں کے لئے ابتدائی لازمی تعلیم کا بہترین طریق

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

مسئلہ تعلیم نسواں نے ایک مدت سے ملک کے بہی خواہوں کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کر رکھا ہے۔ اور یہ سچ ہے۔ کہ جب تک طبقہ اناث مردوں کے دوش بدوش تعلیمی۔ اخلاقی۔ معاشرتی اور اقتصادی ترقی کے رستہ پر گامزن نہیں ہوتا۔ ہندوستان ترقی کے مراحل آسانی سے طے نہ ہو سکیں گے۔ ملک میں ہر طرف تعلیم کا چرچا ہے۔ ہر جگہ سکول کالج کھل رہے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ ان میں ایسے کتنے ہیں۔ جو لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مخصوص ہیں۔ سکولوں کے زیادہ نہ ہونے سے یہ حجت نہیں پکڑی جا سکتی۔ کہ چونکہ سکول کم ہیں۔ لہٰذا پڑھنے والی لڑکیوں کی تعداد کم ہے۔ حقیقت اسکے بالکل برعکس معلوم دیتی ہے۔ اگر والدین کو لڑکیوں کی تعلیم کی بھی اتنی ہی فکر ہو۔ جتنی لڑکوں کی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ لڑکیوں کے سکول ملک میں خال خال نظر آئیں۔ اگر علاوہ بہت حد تک بعض ہماری پرانی رسوم اور وہم پرستیاں بھی سد راہ ثابت ہو رہی ہیں۔ مگر باوجود ان مشکلات کے اگر

ہمارے ہاں کے والدین تعلیم و تربیت اولاد کے مسئلہ کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے لڑکیوں کی صحیح دماغی و اخلاقی تعلیم میں سچے دل سے دلچسپی لیں۔ اور صحیح معنوں میں اس مسئلہ کے حل کے لئے فکر و تردد کا اظہار کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ موثر اور مفید عملی تدابیر پیدا نہ ہوں۔ اور ملکی ترقی کی یہ اہم منزل چند سالوں کے اندر طے نہ ہو جائے۔ تعلیمی منازل کو صدیوں کی بجائے سالوں اور مہینوں میں طے کرنے کا ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ وہی ہے جسے لازمی یا جبری تعلیم کے عام الفاظ سے پکارا جاتا ہے۔ لیکن وہی لزوم و جبر مطلوب و مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ جو خود پبلک اپنے پر عائد کرے کسی دوسرے شخص یا دوسری جماعت کا عائد کردہ جبر کئی صورتوں میں بجائے نفع کے نقصان پیدا کرنے کا باعث بھی ہوا ہے۔ بالخصوص تحصیل علم وہ فعل ہے۔ جو اختیاری ہونا چاہیئے نہ کہ جبری۔ اور اگر جبری ہو۔ تو اس قسم کا کہ جسے جبر مختار کہیں۔ اور جو "اختیار" سے زیادہ نفع رساں ہو۔

لڑکیوں کی لازمی تعلیم کے لئے ملک میں کئی میونسپلٹیاں اور ڈسٹرکٹ بورڈ مصروف سعی ہیں۔ پنجاب کے محکمہ کوآپریٹو سوسائیٹیز (انجمنہائے امداد باہمی) کی توجہ بھی اس طرف مبذول ہو چکی ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہ کار خیر حکومت ایک مفید خلائق محکمہ کے لئے واقعی درخور توجہ ہے۔ لڑکوں کی لازمی تعلیم اور تعلیم بالغان کے متعلق جو کوششیں محکمہ مذکور کر رہا ہے۔ ان سے لوگوں کو بہت کچھ آگاہی ہے۔ لیکن یہ بات ابھی پہلی بار ہی ہمارے علم میں آئی ہے۔ کہ محکمہ مذکور نے اب لڑکیوں کی لازمی تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبہ میں امداد باہمی کے طریق پر انجمنیں قائم کرنا شروع کر دی ہیں۔ یہ طریقہ نہایت مفید اور موثر معلوم ہوتا ہے۔ اور خیال ہے کہ اگر اسکو تفصیل کے ساتھ پبلک کے سامنے رکھدیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ لوگ اسکی معقولیت کی داد نہ دیں۔ اور اسپر کاربند ہونے کی کوشش نہ کریں۔

چک ۲۸۱ ج۔ ب۔ جھنگ برانچ۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور کے زمینداروں نے اس قسم کی ایک انجمن ۲۴-۱۹۲۳ء میں قائم کی۔ اس کے ممبروں کی تعداد ۲۹ تھی۔ اس انجمن نے اپنے پہلے ہی اجلاس میں اور ریزولیوشنوں کے علاوہ حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کئے۔ (۱) دیہہ ہذا میں ایک کوآپریٹو گرلز سکول حصہ پرائمری تک جاری کیا جائے (۲) ہر ایک ممبر کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ اپنی دختر یا اس لڑکی کو جس کا وہ ولی یا سرپرست ہو۔ پانچ سال سے بارہ سال کی عمر تک مدرسہ ہذا میں بغرض حصول تعلیم بھیجے (۳) قواعد مجوزہ صاحب رجسٹرار بہادر برائے تعلیم نسواں منظور ہوئے۔

اس انجمن کے قیام کے ساتھ ہی دیہہ مذکور میں گرلز سکول کھولدیا گیا۔ اور حسب قرارداد تمام ممبروں نے اپنی لڑکیوں کو بغرض تعلیم مدرسہ میں داخل کرا دیا۔ انجمن مذکور کے اسی ابتدائی جلسہ میں ممبروں سے اس مضمون کا ایک اقرار لیا گیا۔ کہ ہم اپنی لڑکیوں کو زنانہ سکول چک نمبر ۲۸۱ ج ب میں ضرور تعلیم دلائینگے۔ انجمن کے قواعد کی پوری پوری پابندی کرینگے۔ اور انکی خلاف ورزی کی صورت میں ایسی رقم جو انتظامیہ کمیٹی تجویز کریگی۔ اور جو پانچ روپیہ سے زائد نہ ہوگی۔ انجمن مذکور کو ادا کرینگے۔

چنانچہ سکول قائم ہو گیا۔ اور کچھ عرصہ بعد جب ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور کو اس گاؤں کے لوگوں کی نیک کوششوں کا حال معلوم ہوا۔ تو اس نے اس مدرسہ کو اپنی سرپرستی میں لیکر ایک سے۔ وی مڈل پاس اچھی لائق اور دیانتدار عورت کو اپنے خرچ پر وہاں استانی مقرر کر دیا۔ مدرسہ مذکورہ کو اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع لائلپور اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر معائنہ کر چکے ہیں۔ لڑکیوں کی تعداد بہت کافی ہے۔ اور افسران مذکور کی رپورٹوں سے معلوم ہے کہ تمام کام نہایت خوش اسلوبی سے چل رہا ہے۔

اگر صوبہ کے اندر لڑکیوں کی لازمی تعلیم کی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے امداد باہمی کے طریق پر کثیر تعداد میں انجمنیں قائم ہو جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ تعلیم و تہذیب نسواں میں ملک بہت زیادہ عرصہ اپنے آپ کو باقی ملکوں سے پیچھے دیکھے۔

انڈین ٹیریٹوریل کمپنیاں بنانے کی ایک نئی سکیم

(۱) لام بندی کے موقعہ پر انڈین گریژن کمپنیاں ضرورت کے مطابق کھڑی کی جائینگی۔ ان کے متعلق نیچے لکھی ہوئی خبر درج کی جاتی ہے (۲) کون بھرتی ہو سکتے ہیں۔ تمام ایسے سابقہ انڈین آفیسران اور سابقہ سپاہی جنمیں سابقہ ریزرو والے بھی شامل ہیں۔ جو جنگی خدمات کیلئے ڈاکٹری لحاظ سے انفٹ ہوں۔ انڈین گریژن کمپنیوں میں دوبارہ ملازمت دوبارہ بھرتی ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کا چال چلن اچھا ہو۔ اور وہ ہندوستان کے اندر یا برہما میں ملازمت کرنے کے لئے ڈاکٹری طور پر فٹ ہوں (۳) یہ یاد رہے۔ کہ جو لوگ اپنا نام درج کرانا چاہیں۔ انہیں کسی قسم کا سڑک کا ریل کا یا دوسری طرح کا کرایہ نہیں ملیگا۔ تحریری درخواستیں روانہ کرتے وقت عمر۔ پنشن پانے یا ڈسچارج لینے کے وقت کا رینک۔ قوم اور پچھلی فوجی خدمات کی پوری تفصیل یہ سب باتیں عرضی میں صاف صاف لکھ دینی چاہیئیں۔ اور پھر اگر وہ لوگ بھرتی کے لئے مناسب سمجھے گئے تو انہیں منظور کر لیا جائیگا اور کمانڈنٹ صاحب متعلقہ ٹریننگ بٹالین ان کے نام ملازمت کے لئے درج کرینگے۔ جب انہیں رجمنٹ میں شامل ہونے کے لئے بلایا جائے تو وہ اس ٹریننگ کے ہیڈ کوارٹر میں جا کر شامل ہو جائینگے (۴) ملازمت کی شرطیں:۔ سابقہ انڈین آفیسران کو جو کے نیچے کے کمیشن رینک میں بھرتی کیا جائیگا۔ سابقہ سپاہیوں کو بطور سپاہی دوبارہ بھرتی کیا جائیگا۔ انڈین افسران اور عہدیداران کی نفری پوری کرنے کی ترقیاں کمان آفیسر صاحب اسوقت دینگے جبکہ کمپنی بنجائیگی۔ (۵) ملازمت دوبارہ بھرتی یا ملازم ہونے کی تاریخ سے دو سال تک یا اتنے کم عرصہ کیلئے جب تک کہ ان کی خدمات درکار ہوں۔ کرنی ہوگی۔ لیکن اگر ضرورت پڑ جائے تو کمپنی کے کمانڈنٹ صاحب کی مرضی کے مطابق ان انڈین افسروں اور رنیکس کی میعاد ملازمت اور بھی آگے بڑھائی جا سکتی ہے۔ جن کو وہ منظور فرمائیں (۶) انڈین گریژن کمپنیوں کو ہندوستان اور برہما کی سرحد سے باہر فیلڈ سروس پر خدمات انجام نہیں دینی پڑینگی (۷) تنخواہ الاونس جس وقت وہ اصل ملازمت کرتے ہوں۔ تو انڈین آفیسر اور اور رنیکس نیچے لکھی ہوئی تنخواہ کے حقدار ہونگے۔ انڈین انفنٹری کی شہرت کے مطابق رنیکس کی تنخواہ۔ اسکے ساتھ وہ پنشن بھی ملتی رہیگی۔ جو وہ حاصل کر چکے ہیں یا جے گڈ سروس یا گڈ کانڈکٹ پے۔ سپاہی کے رنیکس میں ملازمت کرنے کے دوران میں گڈ کانڈکٹ یا گڈ سروس پے اسی شرح سے ملیگی۔ جس سے کہ ڈسچارج ہونے سے عین پہلے لینے کے حقدار تھے۔ عہدیداری کی ترقی ملنے پر وہ گڈ سروس یا گڈ کانڈکٹ پے جو اکٹوسٹ پر ہونے کی حالت میں سپاہی کے چال چلن اور ملازمت کے مطابق سپاہی حیثیت کے لحاظ سے متعلقہ شخص حقدار ہو۔ ان میں سے جو بھی زیادہ پڑتی ہو۔ وہ ملیگی۔ انڈین گریژن کمپنیوں میں جو ملازمت اسوقت کی جائیگی۔ جبکہ انہیں سروس کے لئے بلایا جائے تو یہ ملازمت گڈ کانڈکٹ پے یا گڈ سروس پے کی بڑھوتی کے لئے شمار کی جائیگی۔ انہیں سے جس قسم کی بڑھوتی اس شخص کے لئے زیادہ اچھی پڑتی ہو وہ دی جائیگی۔ جن لوگوں کو ابھی کوئی پنشن نہ ملی ہو۔ ان کیلئے انڈین گریژن کمپنیوں کی ملازمت پنشن کے لئے شمار کی جائیگی۔ مگر جن لوگوں کو پہلے ہی پنشن مل چکی ہے ان کیلئے یہ ملازمت پنشن کی بڑھوتی کے لئے کسی صورت میں بھی شمار نہیں کی جائیگی۔ تنخواہ اسوقت تک نہیں ملیگی جب تک کمپنی کو بلایا نہ جائے۔ (۸) راشن۔ دوران ملازمت میں راشن اسی طرح مفت ملیگا جیسے کہ انڈین ریگولر آرمی کو ملتا ہے (۹) کرایہ۔ سڑک۔ ریل۔ دریا اور سمندر کے سفر کے لئے رہنے کی جگہ سے یونٹ تک آنے کے لئے اور لام بندی ٹوٹنے پر گھروں کو واپس جانے کا پاس مفت (۱۰) رخصت اور رخصت:۔ جو وقت ملازمت کی حالت میں ہوں رخصت اور رخصت انہیں قاعدوں کے مطابق ملیگی جیسے کہ ریگولر آرمی کے جوانوں کو ملتی ہے۔ لام بندی ٹوٹنے پر ایک ماہ کی تنخواہ دی جائیگی۔ انڈین گریژن کمپنیوں میں سے دو ۱۲/۱ فرنٹیر فورس رجمنٹ (کوئین وکٹوریہ اور کور آف گائڈز) چھاؤنی مردان صوبہ سرحد شمال مغربی کے ساتھ لگائی گئی ہیں۔ ان کمپنیوں میں نیچے لکھی ہوئی قوموں کے جوان بھرتی ہونگے۔ پٹھان (یوسف زئی اور خٹک) پنجابی مسلمان جاٹ سکھ اور ڈوگرے۔ جو لوگ ان میں بھرتی ہونے کے لئے اپنا نام درج رجسٹر کرانا چاہیں۔ انہیں اپنی درخواستیں کمانڈنٹ صاحب ۱۲/۱ فرنٹیر فورس رجمنٹ (کوئین وکٹوریہ اون کور آف گائڈز) چھاؤنی مردان صوبہ سرحد شمال مغربی کی خدمت میں روانہ کرنی چاہئیں۔ اگر ہو سکے تو ڈسچارج

اقتباسات

پورانک رتن

مالویہ جی نے دہلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ پورانوں میں رتن بھرے پڑے ہیں۔ اس لئے ہم ان رتنوں کو ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں۔ اس لیکھ میں صرف بھوشیہ پوران کے کچھ رتن ہیں۔

وچتر اُتپتی

کمل کی اُتپتی۔ کملوں کے پھول گئو کے گوبر سے پیدا ہوئے (برہم پرب ادھیائے ۱۸۹ اشلوک ۵۳)

بل و گوگل۔ گائے کے گوبر سے شریمان بل برکش پیدا ہوا گئو کے موتر سے گوگل پیدا ہوا۔ جو بڑا پوتر اور سگندھی والا ہے۔ (اتر پرب ادھیائے ۶۹ شلوک ۱۰۔۱۱)

تل ماش وکشا۔ کرشن نے کہا ہے یدھشٹر! پہلے مدھو تھا کوٹبھ نام کے دو دیتر تھے۔ ان میں سے مدھو کے ساتھ وشنو کا گھور یدھ ہوا۔ ہزاروں برس تک بھی وہ دانو نہیں مرا۔ تب کرودھ سے وشنو کو بہت سا پسینہ آیا۔ جب یہ پسینہ چھینٹے ہو کر زمین پر گرا۔ اس سے تل ماش وکشا پیدا ہوئی۔

(اتر پرب ادھیائے ۱۳۸ اشلوک ۳۳۔۳۵)

لوہا۔ پہلے لوہ نام کا ایک بلوان دانو تھا۔ یدھ میں کرودھ ہوئے دیوتاؤں نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ یہ پرتھوی پر جو لوہا نظر آتا ہے۔ وہ سب اس کے رنگ سے پیدا ہوا ہے۔

(آریہ ویر ۲۲ر مارچ ۱۹۲۶ء)

دورِ فتن

مئی کے آخری ہفتہ کی تاریخیں ہیں۔ شمالی ہند کا ایک تازہ روزنامہ سامنے آتا ہے۔ خبروں میں جس شئے پر سب سے پہلے نظر پڑتی ہے۔ وہ یہ جلی عنوانات ہیں:۔

"جاپان میں کوہ آتش فشاں کی آتش فشانی"
دو ہزار کاشتکار غائب!
دو سو غرق آب ہو گئے!
مکانات آگ کے ڈھیر کے نیچے!

دوسری خبر یہ ملتی ہے۔ کہ جنگ مراکو کی حالت نازک ہوتی جاتی ہے۔ تیسرے نمبر پہ یہ کہ برطانیہ و فرانس کی نزاعات بڑھتی جاتی ہیں۔ چوتھی خبر یہ کہ میونخ (جرمنی) میں ریل کے لڑ جانے سے ۲ شخص مر گئے۔ اور بہت سے زخمی ہوئے۔ پانچویں نمبر پر یہ کہ جرمنی کے اشتمالئین (کمیونسٹ) بلوہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ چھٹے یہ کہ کلکتہ میں سخت طوفان آیا۔ کشتیاں ڈوب گئیں۔ ریلیں رک گئیں۔ اور بہت سے انسانوں کی جانیں کام آئیں۔ ساتویں نمبر پر یہ کہ کلکتہ سے چالیس میل کے فاصلہ پر ایک اگن بوٹ بہت سے مسافر لے کر ڈوب گیا۔ آٹھویں خبر یہ کہ اکولہ (برار) میں کئی ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ نویں نمبر پر یہ کہ کلکتہ کے کئی اخباروں پر مقدمے چلائے گئے ہیں۔ دسویں نمبر پر یہ کہ دہلی کے کئی ایڈیٹروں سے مچلکے طلب کئے گئے ہیں۔ گیارھویں خبر یہ کہ کلکتہ میں ایک اسلامی انجمن کے ناظم پر ہتک عزت کا دعویٰ دائر کیا گیا ہے۔ بارھویں خبر یہ کہ بنگال کے بعض ضلعوں میں بہت سی مورتیاں توڑی گئیں اور اس لئے کئی سو پولیس کے چوکیداروں کا تقرر گورنمنٹ نے منظور کیا ہے۔ تیرھویں نمبر پر یہ کہ دیناج پور میں ایک بہت سخت اور خوں ریز ڈاکہ پڑا۔ چودھویں نمبر پر یہ کہ امرتسر میں ایک خونی کو سزائے موت کا حکم ملا۔ پندرھویں خبر یہ کہ پنجاب میں محکمہ نہر میں ایک ماتحت نے اپنے افسر کو جان سے مار ڈالا۔ سولھویں نمبر پر یہ کہ مصر میں ایک مشہور مقدمہ قتل میں سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا۔ سترھویں نمبر پر یہ کہ کلکتہ میں بہت سے بدمعاش گرفتار کئے گئے۔ اٹھارھویں خبر یہ کہ طوفان کے باعث برہما کے علاقہ میں تار برقی کا سلسلہ بگڑ گیا ہے۔ انیسویں نمبر پر یہ کہ کلکتہ کارپوریشن کے ہندو مسلمان ممبروں کے درمیان سخت اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ بیسویں خبر یہ کہ ایک شخص کو بھرا ہوا پستول رکھنے کے جرم میں دو برس قید سخت کی سزا دی گئی۔ اکیسویں خبر یہ کہ ڈھاکہ میں بہت سے ڈاکو گرفتار ہوئے۔ بائیسویں خبر یہ کہ آسام میں ایک ریل گاڑی پٹڑی سے اتر گئی۔ تیئیسویں خبر یہ کہ صوبہ سرحدی کے ایک شہر میں اپنے گھر کے قریب ہی ایک نوعمر طالب العلم مردہ پایا گیا۔ چوبیسویں خبر یہ کہ ڈھاکہ میں ایک مسلمان بیوی کے دس ہزار کے زیور اور نقد انہیں کے سوتیلے بھائیوں اور والد نے اڑا لئے۔ پچیسویں خبر یہ کہ اودھ کے ایک ضلع میں آریہ سماج نے مسلمانوں کے خلاف سخت تجویزیں اپنے جلسہ میں منظور کیں۔ چھبیسویں یہ کہ لکھنؤ میں دو گرہ کٹ بلوچی جیب کترتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ ستائیسویں یہ کہ ایک نوعمر کا [illegible] ریل میں چوری کرنے کے الزام میں پکڑا گیا۔ اٹھائیسویں یہ کہ [illegible] سے ایک حاجی کی سزائے موت بحال رہی۔ انتیسویں یہ کہ کاکوری ٹرین ڈکیتی کے ملزمین کی درخواست انتقال مقدمہ نامنظور ہوئی۔ تیسویں یہ کہ ایک ہندو عورت بڑی بہادری سے ڈاکوؤں کا مقابلہ کر کے سخت زخمی ہوئی۔ اکتیسویں یہ کہ بمبئی میں دو سوداگروں پر ۸۰ ہزار روپیہ ایک کمپنی کا غبن کر جانے پر مقدمہ چل رہا ہے۔

یہ صرف ایک تاریخ کی خبروں کا خلاصہ ہے۔ اس کو نمونہ سمجھنا چاہیئے۔ ہر روز ہر اخبار اسی طرح کی خبروں سے لبریز ہوتا ہے۔ ان واقعات سے کیا اندازہ ہوتا ہے جو دنیا کے نظام اخلاقی و مادی کی بابت کیا رائے قائم ہوتی ہے؟ کیا ہندو جس زمانہ کو اپنی بولی میں "کلجگ" کہتے ہیں۔ یہ سب اسی کی علامتیں اور شہادتیں ہیں؟ کیا مسلمانوں کی زبان میں جس زمانہ کو "دورِ فتن" سے موسوم کیا گیا ہے۔ وہ یہی زمانہ ہے؟ کیا ہماری آپ کی قسمت میں ہر طرف دکھ اور درد، فساد و ابتری ہی کے واقعات سے دوچار ہونا۔ اور انہیں کو سہنا اور برداشت کرنا ہے؟

(سچ ۴ر جون ۱۹۲۶ء)

زمیندار کی دعوت اتحاد

چور سے کہیں چوری کر ساد سے کہیں تیرا گھر لٹتا ہے ایک مشہور ضرب المثل ہے۔ جو زمیندار لاہور پر صادق آتی ہے ایک طرف تو آپ قوم کو اتحاد کی دعوت دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف شجر الاسلام پر اپنے آہنی قلم سے کاری ضرب لگانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں فرماتے۔ اس وقت زمیندار صاحب کی دعوت اتحاد سے بحث ہے۔ جن کا دل قوم کے اندرونی افتراق کو دیکھ کر سخت بیتاب ہو گیا ہے۔ حالانکہ یہ افتراق و انشقاق بہت کچھ خود بدولت ہی کا پیدا کردہ ہے۔ مسلمانوں کی زار و نزار حالت پر آپ یوں نوحہ خوانی فرماتے ہیں:۔

حالات بے انتہا نازک ہیں۔ مختلف قومیں مختلف صورتوں میں مسلمانوں کی بربادی کے درپے ہیں۔ اور کوشش ہو رہی ہیں۔ کہ ہندوستان کے صفحے پر اسلام کا وجود اگر باقی رہے۔ تو اس کی حیثیت بالکل غیر موثر ہو۔ اتنا لکھ کر مسلمانوں سے آپ شکایت کرتے ہیں "مگر تم ابھی تک جھگڑوں میں سرشار ہو۔ ایک فریق اس بات پر تلا ہوا ہے۔ کہ جب تک سطح ارضی قبوں سے معمور نہ رہے گی، اس وقت تک مسلمان ہی نہیں رہ سکتے۔ دوسرا فریق اس امر پر مصر ہے۔ کہ جب تک قبوں کی ایک ایک اینٹ زمین پر نہ بچھ جائیگی اس وقت تک اسلام اپنی حقیقی صورت میں جلوہ گر ہی نہیں ہو سکتا" اسے سبحان اللہ! الزام عائد کرنے میں کیسی فراخ حوصلگی سے کام لیکر ترازو کے دونوں پلے برابر کر دیئے گئے ہیں۔ زمیندار اور دعوت اتحاد! یہ دعوت اتحاد تو بالکل ایسی ہے۔ جیسی ایک چور کی طرف سے چوری۔ زانی کی طرف سے زنا اور شراب خوار کی طرف سے شراب کے خلاف وعظ کیا جائے۔

اتحاد کش اعمال اور دعوت اتحاد معقول!

(سرفراز یکم جولائی ۱۹۲۶ء)

(اشتہارات)

تحفہ صرف ایک ہزار ڈاکٹروں کیلئے

۲۰۱۰۸ صرف کیٹریکٹ کے گلاکوما ریکوما۔ ٹرکائی سس اور دیگر امراض چشم کے کثیر التعداد اوپریشن موگا ہسپتال میں ہو چکے ہیں۔ جس کا مقابلہ بہ تعداد اوپریشن یورپ۔ امریکہ اور جاپان بھی نہیں کرسکتا۔ ہر سال۔ یورپ۔ بمبئی۔ مدراس۔ بنگال۔ پنجاب کے سینکڑوں ڈاکٹر کام دیکھنے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ ہر ایک ڈاکٹر کو شوق ہے کہ وہ سرجری کے متعلق نئی تحقیقات جدید معلومات اور تبدیلیوں کا علم حاصل کرے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے بہت سے ڈاکٹر کئی بار تشریف لائے لیکن ہسپتال کے تمام علمی اور عملی باتوں کے جاننے کے لئے لمبا عرصہ چاہیئے۔ لیکن ہر ایک ڈاکٹر اتنے لمبے عرصہ کے لئے گھر بار یا ملازمت چھوڑ کر نہیں آسکتا۔ شائقین فن کے شوق کو دیکھ کر اور اس نیت سے کہ ہم پیشہ احباب کو تمام مفید باتوں سے آشنا کر دیا جائے۔ ایک کتاب "ڈاکٹر متھرا داس اینڈ آئی اوپریشنز" نامی لکھ کر شائع کی گئی ہے۔ کتاب میں تمام ضروری مفید معلومات اور ہسپتال کے خاص نسخہ جات بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔ طریق اوپریشن مثلاً کیٹریکٹ گلاکوما تصاویر میں دکھایا گیا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ ہسپتال کی تمام باتیں درج کرنے کے علاوہ۔ فکس۔ سوانزی۔ پارسن۔ فشر۔ مے نارڈ۔ مے اینڈ ورتھ وغیرہ وغیرہ مستند و معتبر کتب کا نچوڑ بھی دیا گیا ہے۔ گویا اس کتاب کی موجودگی میں اس مضمون کے متعلق کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر ایسی جامع اور مفید کتاب کی قیمت بیس روپیہ طلب کی جاتی۔ تو بھی ڈاکٹر خرید لیتے لیکن اس خیال سے کہ موگا ہسپتال کے کام کے متعلق یہ پہلی کتاب ہے بطور شگون سعید یہ کتاب صرف ایک ہزار ڈاکٹر صاحبان کو صرف دو روپے فی کاپی کے حساب سے تحفتہً رعایتاً بھیجی جائیگی۔ شائقین فن بہت جلد طلب فرمائیں۔ کیونکہ بعد ازاں خاص قیمت لی جائیگی۔ نامی گرامی ڈاکٹروں کے ریویو اس لئے شائع نہیں کئے جاتے۔ کہ اشتہار کا خرچہ بڑھے گا۔ ہر ایک صاحب کتاب کو خود ہی دیکھ لیں گے۔ کتاب ملنے کا پتہ

ڈاکٹر ایم۔ کے۔ آر موگا پنجاب

اکسیر تسہیل ولادت کے متعلق ضروری اطلاع

اکسیر تسہیل ولادت کے مفید ہونے کا یہ کافی ثبوت ہے۔ کہ مقامی علاقہ میں بھی اس کی مانگ اس قدر زیادہ ہے۔ کہ بیرونی فرمائشوں کی تعمیل کرنی مشکل ہے۔ لیکن چونکہ اس کی مانگ دن بدن بڑھ رہی ہے ہمیں اس کا انگلستان سے منگوانا مقرر کرنا پڑے گا جس سے اس کے ترسیلی اخراجات بڑھ جائیں گے۔ اور نتیجہ اس کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑیگا۔ ابھی اس کی وہی سابقہ قیمت صرف دو روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔

منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

اشتہار بصیغہ مال — تحصیل شورکوٹ

میاں غلام مرتضےٰ صاحب نائب تحصیلدار صاحب از پیشگاہ صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم

لوہانزا ولد احمد ذات بلانہ سکنہ موضع رنجیت کوٹ بنام ابراہیم وغیرہ۔

بمقدمہ درخواست تقسیم اراضی کھاتہ نمبر ۱۵۹ / ۱۲ واقعہ موضع رنجیت کوٹ۔

اشتہار

بمقدمہ مندرجہ عنوان واسطے تحریر بیانات وسماعت عذرات تاریخ ۲۶ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۶ء مقرر کی گئی ہے۔ اشتہار جاری کرکے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جملہ متعلقین اراضی متذکرہ صدر اصالتاً و مختارتاً حاضر آکر جو عذر یا دعوےٰ یا استحقاق ہو ہمارے روبرو پیش کریں بعد میں کوئی عذر سماعت نہیں ہوگا۔ تاریخ ۳۰ ماہ جون سنہ ۱۹۲۶ء۔

دستخط اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم

فہرست حصہ داران تقسیم کھاتہ نمبر ۱۵۹ واقعہ موضع رنجیت کوٹ لوہانزا ولد احمد ذات بلانہ سکنہ موضع رنجیت کوٹ۔

بنام

نمبر شمار	نام	ولدیت	ذات	سکونت	تحصیل
(۱)	ابراہیم	ممنا	بلانہ	کسی لگسی لالی	کبیروالہ
(۲)	دیویدتہ رام	نوبت رام	اروڑہ کوہہ	احمد پور	شورکوٹ
(۳)	دیویدیال	″	″	″	″
(۴)	دیویدتہ	″	″	″	″
(۵)	لال چندر	″	″	″	″
(۶)	سوبھا رام	دیوانچند	″	″	″
(۷)	قادر بخش	احمد یار	سونہ	کسی لگسی	کبیروالہ
	نابالغ بولایت محمد چچہ خود				
(۸)	محمد	دہنہ	″	″	″
(۹)	امام الدین	انبہ	″	″	″
(۱۰)	الٰہی بخش	اللہ یار	″	″	″
(۱۱)	محمد بخش	″	″	″	″
(۱۲)	چونی رام	چھجو رام	اروڑہ	گگھڑ	رنجیت کوٹ شورکوٹ
(۱۳)	بھگیا رام	ٹوپنداس	″	″	″
(۱۴)	جانمہ	ندہانزا	للانہ	″	″
(۱۵)	اللہ دتہ	محمد	″	″	″
(۱۶)	ثمبہ	″	″	″	″
(۱۷)	یارا	احمد	″	″	″
(۱۸)	احمد بخش	مٹھہ	ہتم	ہتم	تحصیل کبیروالہ
(۱۹)	نور محمد	″	″	″	″

نمبر شمار	نام	ولدیت	ذات	سکونت	تحصیل
(۲۰)	محمد بخش	مٹھہ	ہتم	ہتم	تحصیل کبیروالہ
(۲۱)	اللہ بخش	″	″	″	″
(۲۲)	خدا بخش	″	″	″	″
(۲۳)	راجہ بخش	″	″	″	″
	نابالغان بولایت اللہ بخش برادر حقیقی				
(۲۴)	گورکھ	سادھو رام	دھنڈ کہاتی	احمد پور	شورکوٹ
(۲۵)	جیارام	جیوندا س	″	″	″
(۲۶)	چانن داس	″	″	″	″
(۲۷)	صاحبدیال	″	″	″	″
(۲۸)	محمدا		زنان	رنجیت کوٹ	″

فریق ثانی

وصیت نمبر ۲۳۹۲

میں محمد عبداللہ ولد برکت علی مرحوم ککے زئی ساکن فیض اللہ چک تحصیل وضلع گورداسپور کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائیداد دس کنال اراضی زرعی۔ ایک مکان خام قیمت ہر دو تخمیناً تین صد روپیہ اور چار صد روپیہ نقد جمع ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اسی جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ للعہ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ بوقت وفات میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک و قابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو رقوم میں حصہ جائیداد کے طور پر بمد وصیت داخل کر جاؤں۔ وہ حصہ موعودہ جائیداد سے منہا کی جاویگی۔ فقط والسلام۔ ۲۶/۲/۸

الموصی محمد عبداللہ احمدی بقلم خود حال سگنیلر بنگلہ ہندوانہ

گواہ شد: شیخ غلام قادر احمدی بقلم خود۔

گواہ شد: محمد دین سکرٹری انجمن احمدیہ پنڈی بھٹیاں

رشتہ مطلوب ہے

ایک احمدی بھائی جن کی عمر اس وقت تقریباً ۳۸ برس ہے محکمہ فوج میں عہدہ دفعداری ملازم ہیں۔ ضلع جہلم کے رہنے والے ہیں۔ نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ ان کی پہلی بیوی بوجہ غیر احمدی ہونے کے ان کے پاس رہنا نہیں چاہتی۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔

بابو محمد سعید احمدی طبول کورٹ پشاور

ولایت کی نئی کاریگری

ایک دن میں تین شکلیں بدلنے والی

کیمیکل گولڈ سنہری لہریہ دار چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچ روپیہ کی چوڑیاں بنوا کر ان کے سامنے رکھ دو۔ پھر دیکھو کونسی خوبصورت اور قیمتی معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار سنار ساہوکار بھی یکایک نہیں بتا سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں ہیں۔ جہاں دکھایئے نہیں کوئی ۵ دس روپے سے کم نہیں بتا سکتا۔ کٹا لو۔ پتا لو۔ کسوٹی پر گھسو سونے ہی کا عکس آئیگا۔ ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے۔ گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ دو چار الگ ہو جائیں۔ تو پھول پتی معلوم ہوتی ہیں۔ اور سب مل گئیں۔ تو عمدہ قسم کی بیل معلوم ہوتی ہیں۔ اور سب الگ ہو جائیں۔ تو عمدہ لہریہ پڑ جاتا ہے۔ ان کو پہن کر عورتیں اگر عورتوں میں کہیں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو رات دن سونا چاندی پہنتی ہیں۔ انہیں دیکھ کر دنگ رہ جاوینگی۔ اور کہیں گی۔ کہ ہمیں بھی منگا دو۔ سب کی نظران پر نہ پڑے تو بات نہیں۔ چمک دمک رنگ ان چوڑیوں کا ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ میل وغیرہ نہیں۔ جو اتر جائے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیوں کا دام ۱۲؍ چار سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ فرمائش کے ساتھ ناپ آنا ضروری ہے۔ محصولڈاک علاوہ ۰

ایس۔ کے اصغر اینڈ کو ٹیا محل دہلی۔

تریاق چشم رجسٹرڈ کی تازہ تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر جہلم۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (دیسی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص گکروں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے

دستخط صاحب سول سرجن بہادر ۰

نوٹ:۔ قیمت پانچ روپیہ (عہ) تریاق چشم رجسٹرڈ۔ محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا ۰

المشتہر

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم رجسٹرڈ گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

خیاطی پیشہ اصحاب کو خوشخبری

اس فن کے شوق رکھنے والے اور عام درزی صاحبان کی سہولت کے لئے ہمارے ہاں سلائی کی سنگر مشین سیکنڈ ہینڈ نہایت پائدار مضبوط خوب صورت فروخت ہوتی ہیں۔ بلحاظ پائداری و مضبوطی کے قیمت نہایت کم تاکہ ہر ایک حاجت مند فائدہ اٹھا سکے۔ ہاتھ سے چلانے والی قیمت پچاس روپیہ۔ پاؤں سے کام کرنے والی قیمت ساٹھ روپیہ۔ محصول پیکنگ بذمہ خریدار ہوگا۔

نوٹ:۔ دس روپیہ ہمراہ آرڈر آنے پر تعمیل ہوگی۔ جو دوست کل قیمت پہلے روانہ کریں گے۔ محصول پیکنگ معاف ۰

پتہ

احمدیہ امپورٹ ایجنسی اینڈ جنرل ورکس شاہجہانپور،

[illegible]

ضرورت

امیدوار ذکی جو کہ سٹیشن ماسٹر و ٹیلیگراف کا کام ریلوے و گورنمنٹ کی ملازمت کیلئے سیکھنا چاہیں۔ بہترین کامیاب تعلیم۔ بورڈنگ کا معقول انتظام بکرایہ بہت معاف۔ قواعد دو آنہ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں

سول ٹیلیگراف کالج (رجسٹرڈ) دہلی

دس مرلہ سفید زمین

عمدہ موقعہ پر مسجد مبارک کے بہت قریب جو تقریباً دو منٹ کا راستہ ہے۔ قابل فروخت ہے۔ قیمت چھ سو روپیہ مقرر ہے ۰

خاکسار مرزا شریف احمد قادیان

آنکھ کی بے نظیر دوائی

خدا کے فضل سے آنکھ کی ہر مرض کے لئے مفید ہے امتحان شرط ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ نمونہ کا پیکٹ ایک آنہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ۰

محمد احمد اینڈ کمپنی قادیان

ایک ہزار نقد لیجئے

یہ امر تو اب اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ کہ ہمارا ساختہ موتی سرمہ (رجسٹرڈ) ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا دھند۔ غبار۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ناخونہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ ۰

ریلوے انسپکٹر کی شہادت:۔ جناب بابو نقیر اللہ صاحب پی ڈبلیو انسپکٹر گولڑہ جنکشن لکھتے ہیں۔ کہ میں نے کئی اشتہاری سرمے استعمال کئے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کے سرمہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اسکے چند روز کے استعمال سے اب میں بغیر عینک کے لکھ پڑھ سکتا ہوں اللہ آپ کو اس کا اجر عظیم دے۔ فائدہ عام کیلئے آپ یہ شہادت ضرور شائع کر دیں۔ اور ایک تولہ سرمہ اور جلد بذریعہ وی پی بھیجدیں۔ اس شہادت کو جعلی ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ نقد ملیگا ۰

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

اعلان ٹھیکہ احمدیہ سٹورز قادیان

چونکہ بورڈ آف ڈائرکٹرز احمدیہ سٹورز قادیان نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے سٹورز احمدیہ سٹورز کو ٹھیکہ پر دیدیا جائے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر ایک احمدی جماعت (جو مشین مذکور کا ٹھیکہ لینا چاہیئے۔ اور پانچہزار روپے کی نقدی یا بذریعہ جائیداد غیر منقولہ کے ضمانت دیسکے) کی درخواست پر جو ناظر صاحب امور عامہ کی خدمت میں آنی چاہیئے شرائط ٹھیکہ کی نقل روانہ کی جائیگی۔ جن کو قبول کرنے کے بعد وہ تاریخ مقررہ پر (جو بعد میں مقرر ہوگی) سربمہر لفافہ میں ٹنڈر روانہ کریگا منظور کرنا بورڈ کا اختیار ہوگا ۰ (مینیجر احمدیہ سٹورز قادیان)

کان

کان کی تمام بیماریوں نیٹ۔ بہرہ پن۔ کم سننے آوازیں ہونے درد زخم۔ ورم خشکی۔ پردوں کی کمزوری۔ بچوں بڑوں کے کان بہنے نزلہ وغیرہ پر بلب اینڈ سنز بھیت کا روغن کرامات وہ شرطیہ دوا ہے جسپر انگریزی ڈاکٹر لٹو ہیں۔ بیس سال تک کے بیمار اصلی صحت پا چکے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) اعتبار نہ ہو۔ تب یہاں تشریف لا کر علاج کرلیجئے۔ دمہ اور مرگی کا بھی شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ دھوکہ بازوں سے ہوشیار ہو کر عقل سے کام لیں۔ اپنا پتہ صاف لکھیئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے ۰

(بہرہ پن کی دوا) بلب اینڈ سنز سیلی بھیت یو پی

تصحیح اشتہار

دواخانہ رحمانی کے اشتہار میں حب رحمانی کی قیمت ۲۵ گولی ۱۲؍ غلطی سے چھپ گئی ہے۔ قیمت دو روپے ہے۔

(مینیجر الفضل)

ممالک غیر کی خبریں

— ایتھنز ۲۸ ر جون۔ کریٹ کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ کل کے بھونچال کی وجہ سے وہاں کے مشہور و معروف زمان عجائب خانہ "آثار عتیق" کو بڑا سخت نقصان پہنچا۔ بہت سے دیہات بالکل تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ زلزلہ پانچ منٹ تک رہا۔ ۶۰ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اور تین سو اشخاص دریاؤں کی طغیانی کی وجہ سے زخمی ہوئے۔ تلاطم امواج نے تین ہزار سے زائد مکانات کو پیوند خاک کر دیا۔ مرکزی اور جنوبی یورپ کا ہر ملک یا تو زلزلوں کا شکار ہو رہا ہے۔ یا طغیانیاں ان کا ستھراؤ کر رہی ہیں۔

— لنڈن۔ ۲۸ر جون۔ نومبر سے ہوائی نائب مارشل سر ایڈورڈ ایلنگٹن کے ہاتھ میں عراق کے شاہی ہوائی دستہ کی کمان دی گئی ہے۔ اور جنوری ۱۹۲۶ء سے ہوائی نائب مارشل سر جارج سالمنڈ کو ہندوستان کی ہوائی فوج کی کمان دی گئی ہے۔

— برلن ۲۷ر جون۔ ایلب۔ اور اوڈر دونوں دریا چڑھے ہوئے ہیں۔ دریائے ایلب پر مقام اسکونائبرگ یک پشتہ بندھا ہوا تھا۔ وہ ٹوٹ گیا۔ جس کی وجہ سے دس ہزار ایکڑ زیر کاشت اراضی زیر آب ہو گئے۔ فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ مویشی بہ گئے ہیں۔ کروڑوں روپیہ کے نقصان کا تخمینہ کیا جاتا ہے۔ پولستان میں دریائے وسچولا بھی چڑھ رہا ہے۔ جس سے فصلیں اور کئی گاؤں برباد ہو گئے ہیں۔

— رگبی یکم جولائی۔ مسٹر دے کو بھم آج صبح کو آسٹریلیا کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس آنے اور جانے میں آپ کو ۲۶ ہزار میل کا سفر طے کرنا پڑے گا۔ مسٹر موصوف نے اخبار کے نمائندے سے کہا۔ ہم محض تجارتی اغراض کے لئے جا رہے ہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے۔ کہ آیا یہ ہوائی راستے اور اسباب کی آمد و رفت کے لئے استعمال میں لائے جا سکتے ہیں یا نہیں۔ ہم موسمی مشکلات کے علاوہ ہر قسم کی تکالیف کا سامنا کرنے کے لئے ہمہ وجوہ طیار ہیں۔ کیونکہ ہم نے مختلف مقامات کا اچھی طرح سے معائنہ کرنا ہے۔ اس لئے اس سفر میں تین ماہ کے قریب صرف ہو جائیں گے۔ آپ نے پہلے ہی دو ہزار ۳۰۰ میل کا سفر طے کر دیا ہے۔ آپ کا راستہ یہ ہوگا۔ مارسیلز۔ نیپلز۔ ایتھنز۔ اسکندریہ۔ بغداد۔ خلیج فارس۔ کراچی۔ دہلی۔ کلکتہ۔ رنگون پینانگ۔ سنگاپور اور پورٹ ڈارون۔

— رگبی۔ یکم جولائی۔ دار العوام میں وزیر عمال نے بیان کیا۔ کہ عام ہڑتال کے دنوں میں جہاں تک مزدوروں کی

تنخواہوں کا تعلق ہے۔ ایک کروڑ چودہ لاکھ سے لے کر ایک کروڑ ۱۶ لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا۔

— رگبی یکم جولائی۔ ہل کے سول انجنیئر نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس سے بہرے سننے لگ جائیں گے۔ ہل میں گونگے اور بہرے بچوں کا جو مکتب موجود ہے۔ ان پر اس آلہ کا تجربہ کیا گیا ہے۔ ان میں سے اکثر بچوں نے تقریر اور نغمہ سنا۔ اس آلہ کی وساطت سے کان کے اندرونی پردے میں آواز پہنچا دی جاتی ہے۔ اور اس سے بہرے سننے لگ جاتے ہیں۔ یہ آلہ سماعت تمام بہروں کے لئے بلکہ اکثروں کے لئے مفید ہے۔

— بغداد۔ ۳۰ جون۔ آج امیر فیصل مع اپنے عملہ کے انگلستان کی طرف روانہ ہو گیا۔

— پیرس۔ ۳۰ر جون۔ بمبئی کے اخبار "ایوننگ نیوز" آف انڈیا کو ایک بحری پیغام موصول ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ دولت فرانس نے محمد بن عبد الکریم کو ہسپانیہ کے حوالہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ دولت ہسپانیہ کی یہ خواہش تھی۔ کہ امیر موصوف کو لے کر ان پر ایک فوجی عدالت میں مقدمہ چلائے۔

مصری اخبار "الاہرام" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مجلس عالیہ ملیہ ترکیہ نے طے کیا ہے۔ کہ جو ترکی فوجی افسران غیر ترکی عورتوں سے شادی کریں گے۔ ان کو عہدہ سے برطرف کر دیا جائے گا۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بحالت موجودہ جو ترک افسران ایسے ہیں۔ جن کے پاس غیر ملکی بیویاں ہیں۔ ان کو بھی کسی دوسرے کام میں لگا دیا جائے۔

— پیڈانگ (سماٹرا) یکم جولائی۔ زلزلہ کی وجہ سے جب کہ پیڈانگ کا شہر کھنڈرات کا ڈھیر ہوا۔ تو اس وقت کا نظارہ نہایت دلدوز اور رقت افروز تھا۔ اس وقت تک ہلاک شدگان کا ۲۰۰ کا تخمینہ ہے۔ مگر مسمار شدہ رقبہ کی ابھی اچھی طرح سے تلاش ہونی باقی ہے۔ ایک ریل گاڑی اسٹیشن سے چھوٹنے والی تھی۔ کہ وہ بھی اسٹیشن کی عمارت کے نیچے دب گئی۔

ہندوستان کی خبریں

— شملہ ۳۰ر جون۔ جمعیت الاقوام کو اسمبلی کے اجلاس ستمبر میں ہندوستان کی طرف سے بہ حیثیت مندوب حسب ذیل اشخاص جائیں گے۔ سر ولیم ونسینٹ۔ مہاراجہ کپورتھلہ۔ اور شیخ عبد القادر بیرسٹر۔

— شملہ ۳۰ر جون۔ طویل بحث و تمحیص کے بعد آج پنجاب کونسل نے کورٹ فیس کے مسودہ قانون کو منظور کر لیا جس کی وجہ سے محصول میں ۹ لاکھ کی کمی ہو گئی ہے۔

— شملہ ۳۰ر جون۔ گورنر صوبہ متحدہ سر مارس اگست کے آغاز میں ۲½ ماہ کے لئے چھٹی پر جائیں گے۔ اور ان کی جگہ آنریبل سر سموئیل ہیری کام کریں گے۔

— شملہ۔ ۲۹ر جون۔ جیلخانہ کی اصلاحات کے متعلق پنجاب کی مجلس مقننہ نے آج تین مسودہ ہائے قانون بلا تغیر و تبدل کے پاس کر دیئے۔ ان میں سے دو لوسڈن رپورٹ کے مطابق ہیں۔ جس کا منشاء یہ ہے۔ کہ نئے حکام جیلوں کے لئے مقرر کئے جائیں۔ اور اچھے چال چلن والے قیدیوں کو مشروط رہائی دے دی جائے۔ تیسرا کم عمر قیدیوں کو بالغ قیدیوں سے الگ رکھ کر تعلیم دینے کے متعلق ہے۔

— دہلی اصلاح یافتہ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے پیہم مطالبات پر گورنمنٹ نے ڈاک کے ٹکٹوں اور پوسٹ کارڈوں کے چھاپنے کا ہندوستان میں جو انتظام کیا ہے۔ وہ ابتدائی مشکلات کے رفع ہونے پر اب کامیاب ہو رہا ہے۔ اور احاطہ بمبئی کے مشہور مقام ناسک میں جو پریس اس غرض سے قائم کیا گیا ہے اس کے تمام صیغوں میں اب کام جاری ہو گیا ہے۔

— اخبار تیج ۵ر جولائی لکھتا ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی سناتک گورو کل کانگڑی ویدک دھرم پرچار کی غرض سے افریقہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

— دہلی۔ ۳۰ر جون۔ دہلی کے مسلمانوں نے تازہ فسادات کے سلسلہ میں ایک ڈیفنس کمیٹی بنائی ہے۔

شملہ ۲ر جولائی۔ ساہوکارہ بل کی بحث کی پہلی منزل آج ختم ہو گئی ہے۔ مسٹر مقبول محمود کی یہ تحریک کہ ساہوکارہ بل مجلس منتخب کی ترمیم کردہ صورت میں زیر بحث لایا جائے۔ ۵۰ اور ۲۴ آراء کی نسبت سے پہلے ہی گر چکی تھی۔ لالہ موہن لال کی یہ تحریک بلا اختلاف نامنظور ہو گئی۔ کہ ساہوکارہ بل از سر نو شائع کیا جائے۔

شملہ۔ ۲ جولائی۔ آج پنجاب کونسل میں ایک سب انسپکٹر پولیس چودھری ٹیک چند کے نام گرفتاری کا ناقابل ضمانت وارنٹ لایا۔ لیکن چودھری صاحب ۲۸ جون کو روانہ ہو چکے تھے۔ لہذا اس کی تعمیل نہ ہو سکی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر رکھی کیش مجسٹریٹ درجہ اول رہتک نے ایک مقدمہ قتل میں مسٹر ٹیک رام کو بطور گواہ طلب کیا گیا تھا۔ لیکن چونکہ وہ عدالت میں حاضر ہونے سے قاصر رہے۔ اس لئے ان کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کر دیا گیا معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر ٹیکسا رام کو وارنٹ کے اجراء کا پتہ لگ گیا تھا۔ اور انہوں نے کونسل کے صدر سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ دوران اجلاس میں انہیں گرفتاری سے محفوظ رکھے۔ لیکن اس نے کہا۔ کہ میں اس معاملہ میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتا۔ لہذا وہ ۳۰ جون کو شملہ

(منشی عبد الرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)